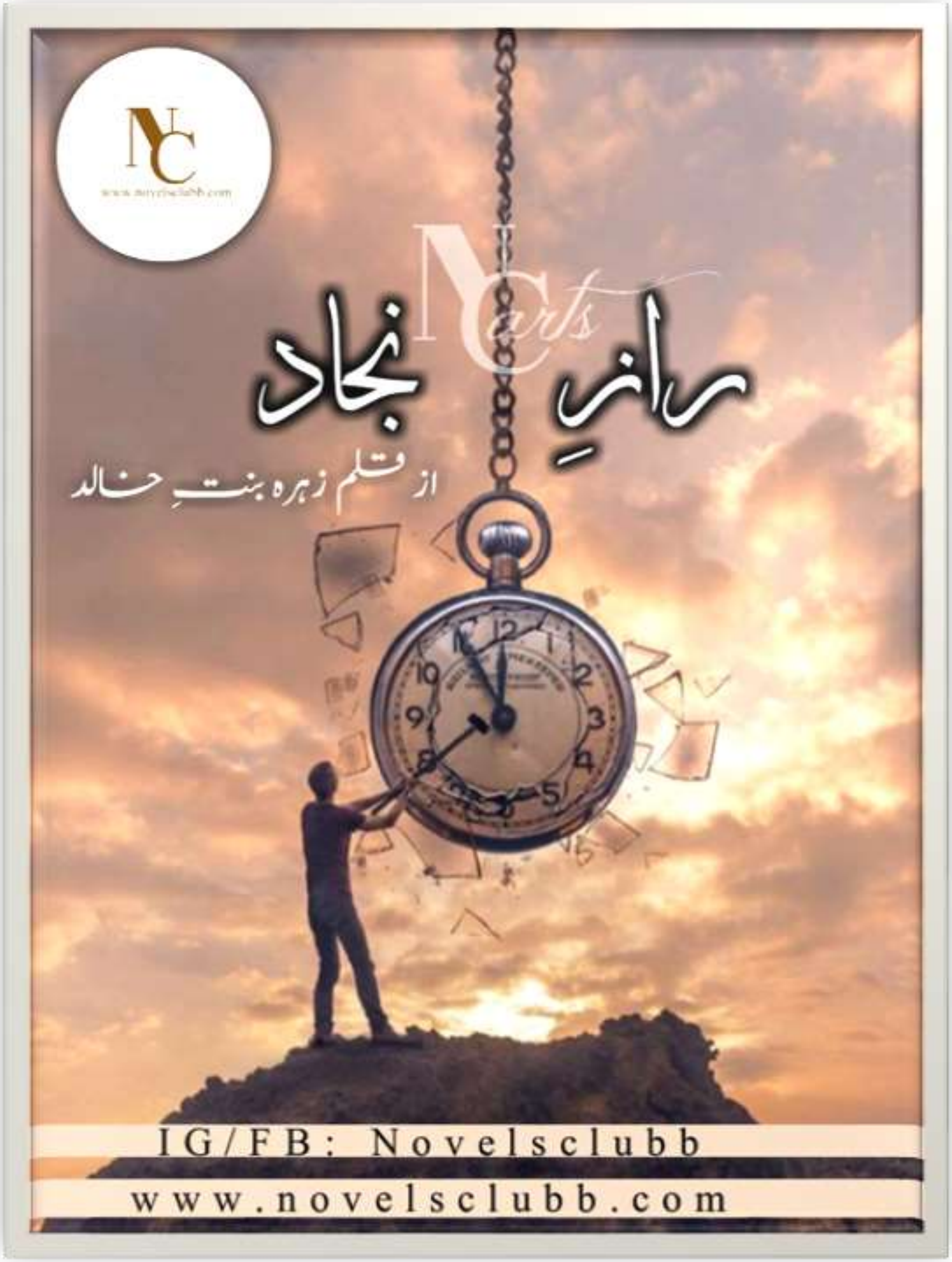
رازِ نجاد
از قلم زہرہ بنتِ خالد
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

رازِ نجاد

از قلم

زہرہ بنتِ خالد

www.novelsclubb.com

"All beauty has a tragedy"

خوشاب کا وہ علاقہ بارش کے برسنے کے بعد بہت خوشگوار لگ رہا تھا۔ بارش نے بہت کچھ اپنے ساتھ بہا دیا۔ بہت سی باتیں وہ اپنے ساتھ بہا کر لے گئی۔ اس رات مصفرہ دوا کھا کر جب نیند کی وادیوں میں اتر رہی تھی تو وہ مسکرا رہی تھی۔ منسا نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا تو وہ اسے گھورتے ہوئے آنکھیں موند گئی۔

دوسری جانب براق مرزا بستر پر لیٹے ہوئے، سر کے نیچے ہاتھ رکھے گہری سوچ میں مبتلا تھا لیکن ایک خوبصورت سے تبسم نے اس کے لبوں کا احاطہ کر رکھا تھا۔ دل گدگدا رہا تھا۔ اور وہ خود کے دل سے ہی نظریں چرا کر رہ گیا۔

اپنی سڑک پر کی ہوئی حرکت یاد آئی تو وہ سر جھٹک کر ہنس دیا۔ یقین کرنا مشکل تھا کہ احساسات کے معاملے میں کمزور انسان کیسے مصفرہ کے سامنے ایک بچہ بن گیا تھا۔ ایک تیس سالہ مرد بالکل ٹین ایجرز کی طرح ہنس گا رہا تھا۔

اور یونہی وہ مسکرا کر آنکھیں موند گیا لیکن اس کی آنکھوں کے سامنے کچھ منظر لہرانے لگے۔ جس میں ایک دس سالہ بچہ اپنے گھنگرالے بال اس سات سالہ لڑکی کے ہاتھ سے چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ بچی کی ننھی ننھی مضبوط مٹھیاں اپنی گرفت سے اس کے بال آزاد نہ کرنے پر بضد تھیں۔

"اس طرح تو میں گنجا ہو جاؤں گا۔"

وہ قریبا روتے ہوئے بولا تھا اور اس کے رونے کے انداز پر بچی نے اپنی بھوری آنکھوں میں حیرت سموئے اسے دیکھتے ہوئے آہستگی سے اپنی ننھی مٹھیوں کی گرفت میں سے اس کے گھنگرالے بال آزاد کر دیے اور وہ بالوں کو آزادی ملتے ہی تشکر سے اسے دیکھتے ہوئے پانچ سالہ بچے کو اس کے سامنے بٹھا کر خود دو گز کے فاصلے پر جا بیٹھا تھا۔

براق نے آنکھیں کھولیں اور پھر مسکرا کر سونے کے ارادے سے دوبارہ آنکھیں موند گیا۔

لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے بہت اذیت دی یا فلاں شخص میری خوشی کی وجہ ہے۔ لیکن جذبات کی روانی کو محسوس کرتے ہوئے میرے دل نے کچھ الفاظ کی صدا دی کہ کبھی بھی کوئی شخص ہمیں اذیت نہیں دیتا، یہ اس سے جڑی یادیں ہوتی ہیں جو ہمیں سوگوار کرتی ہیں۔ اسی طرح کوئی بھی شخص ہماری خوشی نہیں ہوتا، یہ اس کے ساتھ بتایا ہوا اچھا وقت ہوتا ہے جو ہمیں خوشی دیتا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ مزید اچھی یادیں بنانے کے لیے ان کا ساتھ درکار ہوتا ہے۔

ہائے وہ وقت کہ طاری تھی محبت ہم پر
ہم بھی چونک اٹھتے تھے اک نام سے، پہلے پہلے

ہم بھی سوتے تھے کوئی یاد سرہانے رکھ کر
ہاں مگر گردشِ ایام سے پہلے پہلے

======

اگلے دن کا آغاز بھی بارش کی خوبصورت آواز سے ہوا تھا۔ فجر کی نماز کے بعد اس نے معمول کے مطابق دعانہیں مانگی اور ہمیشہ کی طرح آج بھی منسا نے بغور اسے دیکھا جو اپنی نظریں چرا گئی۔

"آج ٹریننگ کدھر ہوگی؟ بارش تو کافی تیز ہے۔"

منسا نے کھڑکی کے پردے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔ ابھی سورج نہیں نکلا تھا تو باہر سیاہی نے آفاق پر اپنی چادر اوڑھ رکھی تھی اور کچھ آفاق کو گھیرے ہوئے سیاہ بادل ماحول مزید خواب ناک بنا رہے تھے۔

"معلوم نہیں۔ نیچے جا کر ہی معلوم ہوگا۔"

مصفرہ نے کہتے ہوئے اپنے بال باندھے تھے۔ اور اپنی دو سرخ آوارہ لٹیں بھی ہائی ٹیل میں قید کر دی تھیں۔ منسا نے وقت دیکھا اور بالوں کا جوڑا باندھنے لگی، پھر سٹالر

سر پر اچھے سے لپیٹ کر شوز پہننے لگی۔ دونوں تیار سی کمرے سے باہر نکلیں اور سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ کچن سے آتی کھٹ پٹ کی آوازیں سن سکتی تھیں۔ براق اور حماس کسی بات پر بحث کر رہے تھے جبکہ باہس ابھی وہاں موجود نہیں تھا۔

"سر کیا آج ہماری ٹریننگ ہو گی؟"

سلام کے بعد ملسا نے ٹیبل پر برتن سجاتے ہوئے بولا تھا۔ حماس چائے بنا رہا تھا اور براق کھانا گرم کر رہا تھا۔

"ہاں ضرور۔ بارش کے رکنے کا انتظار کرنا فضول ہے تو ہم آج مینٹل ٹریننگ کریں گے۔"

براق کے کہنے کی دیر تھی، ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے باہس نے حیرانی سے براق کو دیکھا اور پھر باقی تینوں کو۔

"تم بیٹھو میں لاتی ہوں چائے۔"

www.novelsclubb.com

مصفرہ نے حماس کو کہا تو وہ دانتوں کی نمائش کر کے شکریہ ادا کرتا جگہ پر آبیٹھا۔

براق نے ایک نظر مصفرہ کو دیکھا جو یونیفارم میں موجود تھی اور اس کے ہلکے ہلکے نم بال پونی میں بندھے تھے۔ وہ توجہ سے کپوں میں چائے انڈیل رہی تھی اور جیسے ہی وہ ٹرے لے کر پلٹی، براق کی نظروں کو خود پر دیکھ کر ڈگمگا گئی۔ لیکن کپوں کو سنبھالتے ہوئے فوراً سیدھی بھی ہو گئی۔ براق نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔ کیا وہ سچ میں اس پر اتنا اثر رکھتا ہے؟؟ لیکن پھر وہ اپنی ہی سوچ پر مسکرا دیا۔

دوسری جانب مصفرہ سنبھل کر ناشتے کی ٹیبل پر آئی اور پھر سب نے توجہ اور بے دلی سے ناشتہ کیا۔ حلق سے نوالے نہیں اترتے تھے لیکن براق سے بے عزت ہونے کا کسی کا کوئی ارادہ نہیں تھا سو وہ چپ کر کے کھاتے رہے۔

ناشتے کے بعد براق انہیں بیسمنٹ میں لے آیا۔ گھر میں بیسمنٹ بھی موجود تھی؟

یہ وہ پہلا سوال تھا جو تینوں نے ایک ساتھ کیا تھا۔

بیسمنٹ میں کچھ۔ کمپیوٹرز تھے اور دو الگ کمرے تھے۔ ایک کمرہ کافی بڑا تھا جو پورے ہال کے نیچے تھا۔ اس کمرے میں ٹیبل کرسیاں لگی تھیں اور پروجیکٹر بھی

آن تھا۔ براق نے ملسا کو کمپیوٹرز کی جانب بھیج دیا تھا اور کسی ہسپتال کا سکیوریٹی سسٹم ہیک کرنے کو بولا تھا۔

دوسری طرف باہس کو اس نے جنگل کا نقشہ دیا تھا اور اسے کچھ خفیہ راستوں کا پتہ معلوم کرنے کا بولا تھا۔

مصفرہ کو اس نے ایک کیس اسٹڈی کرنے کے لیے بولا اور باہس ہسپتالوں کی لسٹ دیکھ رہا تھا۔ وہ پانچوں میٹنگ روم میں ہی موجود تھے۔ خود براق لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا۔

"براق! مجھے ان ہسپتالوں میں کوئی بھی غیر معمولی سرگرمی نظر نہیں آئی۔"

حماس نے اس کے سامنے کچھ کاغذات کی فہرست رکھی تھی۔

براق کے بولنے سے پہلے مصفرہ نے سر اٹھایا تھا۔ جواب نارمل گھر کے کپڑوں میں موجود تھی کیونکہ یونیفارم سے ان تینوں کو عجیب سی چڑ ہو گئی تھی۔ وہ تینوں ناشتے کے بعد براق سے اجازت لے کر اب آرام دہ کپڑوں میں موجود تھے۔

"سر! آپ اتنے شیور کیسے ہیں کہ اسی علاقے کے ہسپتالوں میں مسئلہ ہے؟"

براق نے بائیں ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پر جمائے اس کی بات سنی تو ناک رگڑتے ہوئے کہنے لگا۔ وہ بولنے لگا تو سب اس کی جانب متوجہ ہو گئے۔

"میں اس کیس پر پہلے سے کام کر رہا تھا۔ دشمن کے لیے آرگن سمگلنگ اس علاقے میں زیادہ منافع بخش ثابت ہو گی جہاں آرمی کے ناتے کم ہوں گے، لوگوں میں آرگن سمگلنگ کے بارے میں شعور بھی کم ہو گا اور کوئی خاموش راستہ انہیں اپنے کالے کرتوت چھپانے میں مدد دے گا مطلب جنگلات۔"

براق لفظ ٹٹول کر بول رہا تھا۔

"اس کے علاوہ میرے اپنے کچھ ذرائع ہیں جن کے ذریعے یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ اس سمگلنگ میں سب سے مضبوط جڑ یہیں سے شروع ہوتی ہے۔"

مصفرہ کے ساتھ باقی سب بھی دلچسپی سے سن رہے تھے۔

"لیکن اس کے لیے ہمیں پتہ ہونا چاہیئے کہ ایسا ہو کس ہسپتال سے رہا ہے، اس لیے میں نے خوشاب کے ارد گرد کے تمام ہسپتالوں میں وزیٹر ڈاکٹر کی حیثیت سے دو دو ماہ کام کیا اور میری خفیہ ٹیم میرے راہ ہموار کرتی گئی۔"

براق کی بات پر منسا نے جواباً کہا۔

"سر ہم اس مشن میں پورے طور پر محنت کریں گے اور ٹیم کی حیثیت سے ہمیشہ آپ کے راستے ہموار کرنے کی کوشش کریں گے۔"

منسا کی بات پر مصفرہ، باہس اور حماس نے بھی "انشااللہ" کہا تھا جس پر براق نے مسکرا کر اپنے ڈمپل ان کی خدمت میں پیش کر دیے تھے۔ مصفرہ نے ایک نظر اس کے ڈمپلز کو دیکھ کر نظریں پھیر لی تھیں۔ دل الگ ہی لے پر دھڑک اٹھتا تھا اس ظالم کے ڈمپل دیکھ کر۔

"لیکن آپ پچھلے ہسپتال میں تین ماہ سے زیادہ رکے ہیں۔ ایسا کیوں؟"

حماس کے سوال پر سب دوبارہ براق کی جانب متوجہ ہوئے جو پر سوچ لہجے میں کہنے لگا۔

"وہاں ایک ڈاکٹر پر مجھے شک ہے۔ اور اس کی حرکات مجھے مسلسل اس پر شک کرنے پر مجبور کر رہی تھیں۔ میں ابھی بھی اس کے بارے میں مشکوک ہوں۔"

وہ دھیمے مگر ٹھہرے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا اور سب وہی کر رہے تھے جو ان پر فرض تھا، اسے بغور سننا۔

"آپ کو لگتا ہے وہ وہی ایجنٹ ہے جس نے فوج سے غداری کی؟"

سوال باہس کی جانب سے تھا۔ مصفرہ بھی اس کے جواب کے انتظار میں اسے دیکھنے لگی۔ حماس اب باہس کی کرسی کے پیچھے کھڑا تھا۔

"نہیں! وہ ایجنٹ نہیں ہے لیکن اس سارے پلان میں کہیں نا کہیں اپنا کردار ادا ضرور کر رہی ہے۔"

اس سے پہلے کہ کوئی بھی کچھ بولتا مصفرہ نے زور دے کر بولا تھا۔

"رہی ہے؟؟؟ مطلب وہ لڑکی ہے۔"

مصفرہ کے بولنے پر اس نے نظروں کا زاویہ اس کی جانب موڑا تھا جو آج سادہ سے حلیے میں بیٹھی تھی لیکن اس کی دو سرخ لٹیں ڈھیلی پونی کے باعث باہر نکلی ہوئی تھیں جنہیں وہ وقتاً فوقتاً کان کے پیچھے اڑستی تھی۔

"ہاں۔ لیکن اس کی ڈگری وغیرہ سب سچ ہے میں پتا کروا چکا ہوں، اسی لیے یہ ہضم کرنا مشکل ہو رہا ہے کہ ایک ڈاکٹر ہوتے ہوئے کوئی انسانیت کا برا کیسے سوچ سکتا ہے۔"

براق کی نظریں ابھی بھی مصفرہ پر تھیں جو اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنی نظروں کا رخ موڑ گئی تھی اور براق اس کے یوں نظریں پھیرنے پر بس اپنے ڈمپلز کو دبا کر رہ گیا تھا جو نمودار ہونے کو تیار تھے۔

"سر ہم اپنی پوری کوشش کریں گے اور اس مشن کو ہر حد تک مکمل کریں گے، چاہے اپنی جان ہی کیوں نہ گنوانی پڑے۔"

باہس نے پر عزم لہجے میں کہا تھا جس پر منسا، مصفرہ اور حماس تینوں نے انشاءاللہ بولا تھا۔ براق انہیں بدلے میں مسکراہٹ دیتا اپنے کام پر لگ گیا تھا اور باقی اپنے ٹاسکس پر۔ براق کی نظریں کچھ پل کے لیے اٹھی تھیں جب مصفرہ نے فائل میں موجود کوئی کوڈ ڈی کوڈ کرنے کے لیے پنسل اٹھائی تھی۔ تبھی مصفرہ کی نگاہوں نے بھی براق کی جانب رخ کیا تھا۔ اسے پہلے سے خود کی جانب دیکھتا پا کر وہ شرمندہ سی سر

جھٹک کر کیس فائل کی جانب متوجہ ہو گئی۔ جبکہ براق بس اسے دیکھتا رہ گیا جو ایسے شرمندہ ہوئی تھی جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔

=========

سیاہی اور برائی کا جوڑ ایسا ہے جیسے جسم کے ساتھ سائے کا ہونا۔ برائی ہمیشہ سیاہی میں سر اٹھاتی ہے اور سیاہی برائی کو جنم دینے میں مثبت ثابت ہوتی ہے۔

ایسی ہی ایک سیاہ رات میں سیاہ لبادہ اوڑھے ہوئے وہ سیاہ ماسک کی تہہ میں منہ کو چھپائے جب اس تاریکی میں ڈوبے سیاہ و سرخ کمرے میں داخل ہوا تو اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا جس میں آنکھوں نے ساتھ نہ دیا۔ منہ پر ماسک ہونے کی وجہ سے وہ مسکراہٹ ایک پراسرار راز کی طرح اس ماسک تلے ہی دب کر اپنی موجودگی کو فنا کر گئی۔ وہ چلتا ہوا ایک سٹریچر کی جانب آیا۔ کمرے کی تاریک فضا میں واحد بلب اس سٹریچر کے اوپر ہی موجود تھا۔ جس کی وجہ سے کمرے میں مدھم سی روشنی بکھری تھی۔ پاس کھڑے دو لوگ سر جھکا کر کھڑے تھے جیسے کوئی بادشاہ کے سامنے پیشی دے رہے ہوں۔ اس نے سٹریچر سے چادر ہٹائی تھی اور ہر

سائز کے گردے اس سٹریچر پر موجود تھے جنہیں ایک سلیقے سے ترتیب دے کر رکھا گیا تھا۔ان پر لگا خون ابھی بھی تازہ تھا جو کمرے کی خوفناک فضا میں اپنی خوشبو بکھیر کر اسے مزید ہولناک بنا رہا تھا۔

اس نے اپنا دائیاں ہاتھ آگے بڑھایا اور ایک گردے پر لگے خون کو دو انگلیوں پر اتارا۔اس دوران کمرے میں موجود شخص میں سے ایک کی نظر اس کی دائیں کلائی پر بنے ٹیٹو پر پڑی تھی جو بچھو کا تھا۔اس کے نام کا۔اس نے فوراً نظریں جھکا لیں۔ پھر اسے ناک کے قریب لے جا کر سونگھا تھا اور شاطر انداز سے مسکرا دیا۔

"یہ کتنے ہیں؟"

اس کی بارعب آواز سنسان کمرے میں گونجی جہاں اے سی کے چلنے کے علاوہ صرف سانسوں کی آواز تھی۔اس کی آواز کا بھاری پن محسوس کر کے انہوں نے تھوک نگلا تھا۔

"س۔۔سر۔۔چوبیس۔"

ان میں سے ایک نے جواباً کہا تھا۔وہ مردانہ آواز تھی۔دونوں کی گردنیں ابھی بھی زمین کو گھورنے میں مگن تھیں۔انہیں اجازت نہیں تھی اس کی موجودگی میں سر اٹھانے کی۔

"کیوں؟ایک کدھر ہے؟"

وہ ایک قدم آگے بڑھا تھا اور سٹریچر کے پیچھے کی جانب بڑھا تھا جس طرف وہ دونوں کھڑے تھے۔اس کے قدم اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر وہ دونوں سانس لینا بھول چکے تھے۔وہ جانتے تھے کہ سامنے موجود شخص کتنا سفاک ہے۔وہی تو سب سے بہتر جانتے تھے۔اس لیے آج تک غلطی کا کوئی موقع پیش نہیں آنے دیا تھا۔

"س۔۔سر۔۔"

وہاں موجود دوسرے شخص نے بولنا چاہا تھا جو کہ نسوانی آواز تھی۔وہ قدم اس نسوانی آواز کی جانب بڑھا گیا۔اسے ٹھوڑی سے پکڑ کر سر اوپر کیا تو وہ ایک سیکنڈ کے لیے آنکھیں اٹھا گئی جس سے اس کے ماتھے پر بکھرے بال نظر آئے لیکن ان

بالوں کے پیچھے چھپی آنکھیں وہ دیکھ نہ پائی کیونکہ اس سے پہلے ہی اس کی سخت آواز کان کے قریب سے آئی تھی جدھر وہ جھکا تھا۔

"آنکھیں نیچے، نہیں تو انہیں نکال کر بیچنے میں مجھے سیکنڈ نہیں لگے گا۔اور تم تو بہتر جانتی ہو ڈاکٹر۔"

اس کا سرد اور سخت لہجہ دونوں کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گیا۔اے سی فل سپیڈ پر ہونے کے باوجود ان کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔وہ کچھ پیچھے ہوا اور اس کی ٹھوڑی ایک جھٹکے سے چھوڑی جس پر وہ گھبرا گئی۔

"ایک گردہ کم ہے تو کیا اب میں تم دونوں میں سے کسی ایک کا نکال کر آرڈر پورا کروں؟؟؟"

وہ غصہ نہیں کر رہا تھا لیکن اس کا ہر انداز اور ہر لفظ سختی، سفاکی اور بے رحمی سے لبریز تھا جیسے اس کی زبان صرف ان ہی چیزوں سے واقف ہو۔

"س۔۔سر ہمیں بس ایک گھنٹہ اور چاہیے۔ جیسے ہی کوئی پیشنٹ آئے گا۔ہم یہ آرڈر پورا کر دیں گے۔"

www.novelsclubb.com

نسوانی آواز والی پھر بولی تھی۔اس نے ان دونوں کو دیکھا جن کی نظریں ابھی بھی زمین کو سجدے کرنے میں مصروف تھیں۔پھر اس نے اس لڑکی کو دیکھا جسے وہ ڈاکٹر بول رہا تھا۔

"آدھے گھنٹے کے اندر اگر یہ آرڈر مکمل نہ ہوا تو تم میں سے ایک کا گردہ میں خود اپنے ان ہاتھوں سے نکال کر آرڈر پورا کروں گا۔"

وہ سرد لہجے میں بول کر سر پر پی کیپ پہنتا کمرے سے باہر نکل گیا اور پیچھے ان دونوں نے گہری سانس بھری تھی جو تب سے رکی ہوئی تھی۔

"اب ہم کیا کریں؟"

اکبر کی پریشان سے آواز فریال نے سنی تو اسے گھور کر رہ گئی۔

"موت کا انتظار کرنے سے بہتر ہے کسی پیشنٹ کا انتظام کر لیں۔"

وہ کہہ کر پیر پٹختی کمرے سے نکل گئی تو اکبر بھی کندھے اچکا کر کالر درست کرتا وہاں سے فرار ہو گیا۔

راز دفن ہیں۔۔۔۔

ہر موڑ پر۔۔۔

ہر پنے پر۔۔۔

ہر موضوع پر۔۔

اور پھر ایک دوڑ ہے۔۔۔

سچائی اور برائی کی دوڑ

سفاکی اور بے رحمی کی دوڑ

بے ضرر لوگوں کی موت کی دوڑ

ایک انجان منزل کے رستے پر سفر کرتے

ان پانچ مسافروں کی دوڑ

راز نجاد۔۔۔۔

دوڑ کا راز۔۔۔

The secret of race

==========

آج پورا دن وہ لوگ بیسمنٹ میں ہی موجود رہے تھے۔ براق نے کوئی پلین ترتیب دیا تھا۔اور رات کے کھانے کا وقت ہو رہا تھا۔درمیان میں حماس نے انہیں سینڈوچ وغیرہ کھلائے تھے جو غیر معمولی طور پر مزیدار تھے۔اب سب کی انرجی ختم ہوئی ہوئی تھی۔

"کھانے کے بعد سب دوبارہ یہاں آئیں گے اور چائے پھر اس کے بعد پئیں گے۔"

براق نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے بولا تھا۔سب نے گہری سانس بھری تھی اور ڈھیلے ہوئے تھے۔ کام سے ہاتھ روکے تھے۔آج وہ سب دماغی طور پر تھک چکے تھے۔انہوں نے کیس کے بہت سے رخ بھی دیکھے تھے اور براق نے ایک مکمل پلین ترتیب دیا تھا۔ جس میں بہت سارا ہاتھ ان کا اپنا بھی تھا۔ کھانا ہلکی پھلکی گفتگو کے دوران کھایا گیا۔ کھانے کے بعد جب سب ٹیبل سے اٹھنے کی تیاری میں تھے تو مصفرہ نے براق کو مخاطب کیا تھا۔

"ہمیں کچھ چیزیں چاہیے تو کیا ہم اس کے بعد فارمیسی پر جا سکتے ہیں؟"

مصفرہ نے نہایت احترام سے استفسار کیا تھا۔

"نہیں! آپ لوگوں کو جو چیزیں چاہئے وہ مجھے بتادیں یا اگر کمفرٹیبل نہیں ہیں تو مجھے میسج کر دیں۔ میں وہ منگوادوں گا لیکن سیکیورٹی ریزن کی وجہ سے میں آپ لوگوں کو جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

براق نے بھی نہایت آرام دہ الفاظ میں اس کا سوال مسترد کر دیا تھا۔ مصفرہ بس آنکھیں گھما کر رہ گئی۔ وہ ٹھیک کہہ رہا تھا لیکن وہ اپنی نیند کی دوا اس سے بالکل بھی نہیں منگوانے والی۔ کچھ چیزیں جو اسے نہیں معلوم، وہ اسے معلوم نہ ہی ہوں تو بہتر ہے۔

جبکہ منسا نے اسے چیزوں کی لسٹ میسج کے ذریعے بھیج دی تھی۔ مصفرہ کو جو چیزیں درکار تھیں وہ منسا کو بتادیں لیکن نیند کی دوائی کا نہ بتایا۔ منسا کو بھی وہ یہ بات نہیں بتانا چاہتی تھی۔ بلکہ وہ کسی کو اپنی اس واحد بیماری کے بارے میں نہیں بتانا چاہتی تھی۔

حماس نے ایک نظر مصفرہ کو دیکھا تھا جس کے چہرے کی جوت بجھ گئی تھی پھر اسے متوجہ کرتا اپنے بتیس دانتوں کی نمائش کر گیا۔ مصفرہ اس کی حرکت پر ہنس دی۔

براق نے مڑ کر دونوں کو دیکھا تھا جو نہ جانے کس بات پر ہنس رہے تھے۔ پھر سر جھٹک کر وہ بھی بیسمنٹ کا دروازہ کھول گیا۔

نیچے جا کر ان لوگوں نے کیس ڈسکس کیا تھا اور براق نے انہیں اپنے پلان سے روشناس کروایا تھا۔ جس پر سب متفق ہو گئے تھے۔

پھر اس کے بعد رات گیارہ بجے سب لاؤنج میں بیٹھ کر چائے پی رہے تھے اور باہر ہلکی ہلکی بوندہ باری پھر سے برسنا شروع ہو چکی تھی۔

"تم اپنی فیملی کے ساتھ کیوں نہیں رہتے؟"

ملسا نے باہس سے استفسار کیا تھا۔ وہ سب اب کھل کے باتیں کرنے لگے تھے۔ جو لاتعلقی کی فضا تھی وہ چھٹ چکی تھی۔

"ماما کی ڈیتھ کے بعد پاپا ہمیں لے کر اسٹریلیا چلے گئے تھے کیونکہ ان کا بزنس وہیں سیٹ تھا۔ پاکستان تو وہ ہماری وجہ سے آتے تھے۔ پھر بڑے بھائی نے پاپا کی بزنس میں مدد کرنا شروع کر دی اور کچھ ٹائم بعد بھائی کی شادی ہو گئی۔ میری اور پاپا کی لڑائی اسی چیز پر تھی کہ وہ مجھے اپنے ساتھ بزنس میں شامل کرنا چاہتے تھے لیکن مجھے

آٹھ سے نو وہ روبوٹک لائف پسند نہیں تھی۔ میرا شوق پودوں میں تھا جو کب جنگلات میں تبدیل ہوا معلوم نہیں ہوا۔"

باہس کی بات پر سب مسکرا کر اسے سنتے رہے۔

"مجھے دنیا کا ہر جنگل دیکھنا تھا، اس میں موجود ہر طرح کی مخلوقات کو دیکھنا تھا۔ میں بس ہر ایک کی طرح بورنگ زندگی نہیں گزارنا چاہتا تھا۔"

باہس کی بات پر سب سر جھٹک کر ہنس دیے۔

"تمہیں جنگلات اتنا fantasize کیوں کرتے ہیں؟"

مصفرہ نے کچھ تجسس کے تحت پوچھا تھا۔ براق نے تجسس سے بھرپور اس کا یہ انداز بھی بغور دیکھا تھا۔۔ وہ اس کا ہر ہر انداز جیسے حفظ کرنے کے درپر تھا اور اسے خود کو بھی یہ معلوم تھا وہ کس راہ پر چلنا شروع ہو رہا ہے۔

"جنگلات میں بہت سے راز دفن ہوتے ہیں اور راز کسے fantasize نہیں کرتے؟"

اس کے جواب سے سب ہی متفق تھے۔ وہ مسکرا دیے۔

"توتم اپنے پاپا کو چھوڑ کر ادھر آ گئے؟"

اس بار سوال حماس کی جانب سا تھا۔ براق نے حیرت سے ان تینوں کو دیکھا تھا جو باہس کا انٹرویو لینے میں مصروف تھے۔

"نہیں۔ وہ مجھ سے آخر پر تنگ آ گئے تھے اور بولے پانچ سال ہیں جتنے شوق پورے کرنے ہیں کر لو، جو کرنا ہے کرو، جدھر جانا ہے جاؤ۔ میں تم سے کچھ نہیں پوچھوں گا۔ لیکن پھر پانچ سال بعد تمہیں وہی کرنا ہو گا جو میں کہوں گا۔ چاہے شادی ہو، بزنس میں شامل ہونا ہو یا گھر بیٹھنا ہو۔"

باہس نے مکمل طور پر اپنی آواز بارعب بنانے کی کوشش کرتے ہوئے اپنے پاپا کی ایکٹنگ کی تھی۔ سب اس کے انداز پر ہنس دیے۔

"اور تمہاری آزادی کے کتنے سال باقی ہیں؟"

اس بار سوال مصفرہ کی جانب سے تھا۔

"قریباً ایک سال۔ اگلے سال ستمبر میں مجھے آسٹریلیا واپس جانا پڑے گا اپنی قید کا پروانہ لے کر۔"

باہس نے روتے ہوئے کہا تھا۔اس کے انداز پر سب کے قہقہے لاؤنج میں گونجے تھے۔

"ہمیں افسوس ہے۔"

براق اس سب میں پہلی بار بولا تھا۔اس کے بولنے پر مصفرہ کی نظریں اس پر گئی تھیں جو باہس کو مسکرا کر دیکھ رہا تھا اور اس کے ڈمپل۔۔۔۔بس وہ اس کے آگے کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی۔کیوں تھے اس کے ڈمپل اور کیوں لگتے تھے اسے وہ اتنے پیارے؟؟پیارے؟؟؟ارے ں ہیں۔۔۔اسے تو وہ اس کے چہرے پر سب سے برے لگتے تھے۔اس کی آنکھوں سے بھی زیادہ۔۔۔

مطلب کچھ بھی مصفرہ مغل؟؟

اسی طرح وہ سب باتیں کرنے کے بعد اپنے کمروں کی طرف چل دیے۔کل ان لوگوں کی ٹریننگ کا آخری دن تھا۔جس کے لیے براق نے انہیں پہلے ہی مینٹلی تیار کیا تھا کہ یہ ساری ٹریننگ سے مختلف ہو گی۔اسی طرح ان کا ایک اور دن اختتام پذیر ہوا۔۔۔

محبتوں میں کچھ ایسے بھی حال ہوتے ہیں
خفا ہوں جن سے، انہی کے خیال ہوتے ہیں

مچلتے رہتے ہیں ذہنوں میں وسوسوں کی طرح
حسین لوگ بھی جان کا وبال ہوتے ہیں

تیری طرح میں دل کے زخم چھپاؤں کیسے
کہ تیرے پاس تو لفظوں کے جال ہوتے ہیں

www.novelsclubb.com

بس ایک تو ہی سبب تو نہیں اداسی کا
طرح طرح کے دلوں کو ملال ہوتے ہیں

سیاہ رات میں جلتے ہیں جگنوؤں کی طرح

دلوں کے زخم بھی محسن کمال ہوتے ہیں

محسن نقوی

========

براق سونے کی غرض سے کمرے میں آیا تھا لیکن فریش ہونے کے بعد اسے کچھ یاد آیا تو وہ باہس اور حماس کے کمرے کی جانب بڑھا جہاں سے باتوں کی آواز آرہی تھی۔

"یہ لڑکے ہو کر اتنی باتیں کرتے ہیں تو اوپر والیوں کا کیا ہو گا؟"

وہ بس بڑبڑا کر رہ گیا تھا۔ دروازہ ناک کیا تو اجازت ملنے پر اندر داخل ہوا۔

"حماس بات سنو ذرا۔"

حماس اٹھ کر باہر آیا تو اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔

"اچھا وہ میں نے کہنا تھا کہ مصفرہ نے شاید کچھ چیزیں منگوانی تھیں اور نہیں منگوائی میری وجہ سے شاید۔۔۔ تمہاری ذرا اس سے بہتر طور پر بات چیت ہے تو اس سے پوچھ کر چیزیں لا دینا۔"

براق کی بات اس نے نہایت توجہ سے سنی تھی اور پھر وہ اسے مسکراتی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"راجر باس۔"

حماس مسلسل مسکرا رہا تھا اور اس کی مسکراتی آنکھیں دیکھ کر براق چڑ گیا۔

"اب شکل گم کرو اور ٹائم سے سو جاؤ۔"

وہ کہہ کر سویٹ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا اسے اگنور کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ پیچھے حماس ہنس دیا تھا۔

=======

مصفرہ کی دوا ختم ہو چکی تھی جس کی وجہ سے وہ پوری رات دس منٹ بھی سو نہیں پائی تھی۔ فجر کے لیے منسا کو اٹھاتی خود نہانے کے لئے چلی گئی تھی۔ نماز کے بعد

بغیر دعا کیے وہ جائے نماز اٹھائے سے اٹھ گئی۔ منسا نے آج پھر اسے دیکھا تھا جو نماز کے لیے لیا ہوا دوپٹہ ایک طرف رکھتی بالوں کو سکھانے کے لیے ڈرائیر آن کر رہی تھی۔ وہ خود دعا مانگ کر فارغ ہوئی تو اس کی جانب آئی۔

"مصفرہ ایک بات پوچھوں؟"

منسا نے اپنے خوبصورت لمبے بالوں میں ہئیر ڈرائیر چلایا تھا جسے مصفرہ نے خود استعمال کرنے کے بعد اس کے لیے سنگھار میز پر رکھا تھا۔

"ہاں پوچھو۔"

مصفرہ نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔ وہ اب ٹریننگ والے کپڑے اپنی الماری سے نکال رہی تھی۔

"تم برا تو نہیں مانو گی؟"

منسا نے استفسار کیا تھا اور شیشے میں اس کا عکس دیکھا تھا جو اب اپنا یونیفارم نکال کر منسا کا یونیفارم نکال رہی تھی۔

"منسا تم کب سے تمہیدیں باندھنے لگیں؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مصفرہ نے مصروف سے انداز میں حیرت سے پوچھا تھا۔اس کا دماغ ابھی کچھ حد تک بہتر محسوس کر رہا تھا۔ڈھنڈے پانی سے نہانا کسی طور تو کام آیا تھا۔

"تم دعا کیوں نہیں مانگتی؟"

منسا کے سوال پر اس کی انگلیاں تھمی تھیں جو منسا کو یونیفارم بستر پر رکھ رہی تھیں۔وہ بستر پر جھکی ہوئی تھی اور جھکی ہی رہ گئی۔منسا نے اس کا ٹھہر جانا بغور دیکھا تھا اور اپنے سوال پوچھنے پر افسوس بھی کیا تھا۔مصفرہ خود کو سٹیبل کرتی سیدھی ہوئی۔اسے معلوم تھا کسی دن منسا ضرور یہ سوال کرے گا، کیونکہ وہ ہر بار اسے بغور ملاحظہ کرتی تھی جب وہ بغیر دعا کے جائے نماز سے اٹھ کھڑی ہوتی تھی۔

"مانگنے کے لیے کچھ بچا ہی نہیں۔"

اس نے بے دلی سے کہتے ہوئے اپنے بالوں کو پونی میں باندھا تھا اور یونیفارم پہنا تھا۔منسا بھی اپنا یونیفارم اٹھاتی چینج کرنے چلی گئی۔

"جب تمہیں اللہ سے مطلب تھا تو تب مانگا کرتی تھی۔اب بغیر مطلب کے تم اللہ سے کچھ مانگ بھی نہیں سکتی؟"

وہ پوچھ نہیں رہی تھی نا اسے طنز کر رہی تھی۔ وہ بس اپنا موقف پیش کر رہی تھی۔

"میں کیا مانگوں منسا؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا۔"

وہ اب بستر پر بیٹھ کر جرابیں پہن رہی تھی۔ دوسری جانب منسا جوڑا کر کے اپنے لمبے بالوں کو قید کر کے ان پر سیاہ رنگ کی حجاب کیپ پہن رہی تھی۔

"کچھ بھی نہیں مانگنا چاہتی تو جو ہے اس پر شکر ادا کر لیا کرو۔"

منسا کی بات پر اس نے گہری سانس بھری تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ نہیں رہی تھیں۔ لیکن ساری توجہ ایک دوسرے کی جانب تھی۔ مصفرہ اب اپنے شوز پہن رہی تھی۔

"اس سے کیا ہو گا؟"

www.novelsclubb.com

مصفرہ کا سوال بہت سادہ سا تھا۔

"اس سے یہ ظاہر ہو گا کہ تم اللہ تعالیٰ کے فیصلوں سے ناامید نہیں ہو۔ تم ناشکری نہیں ہو۔"

منسا نے ٹائٹ سا حجاب اوڑھا تھا تا کہ ٹریننگ کے دوران سر سے نہ سر کے۔ دوسری جانب مصفرہ شوز پہن کر سیدھی ہوئی تھی۔

"میں نے کبھی ناشکری نہیں کی۔ اتنا سب میری زندگی میں ہو گیا، لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے کبھی گلہ نہیں کیا۔"

مصفرہ نے آہستہ سے بولا تھا۔

"لیکن تم نے اللہ کا شکر بھی تو ادا نہیں کیا نا؟"

منسا کی بات پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا جواب بستر کی جانب بڑھ کر اپنے شوز پہننے لگی تھی۔ وہ تیار ہو چکی تھی اور اب اپنا بیگ پیک دیکھنے لگی تھی جس میں ضرورت کی کچھ چیزیں تھیں۔ براق نے انہیں یہ بیگ تیار کرنے کو بولا تھا۔

"ناشکری نہ کرنا اور شکر ادا کرنا مختلف کیسے ہوا؟"

مصفرہ نے بیگ میں سے پانی کی خالی بوتل نکالی تھی جسے وہ نیچے جا کر بھرنے والی تھی۔ منسا اب شوز پہن کر سیدھی ہوئی تھی۔

"شکرادا کرنا ایسے ہے جیسے آپ چیزوں کے ہونے پر خوش ہیں اور کچھ چیزوں کے نہ ہونے کو اللہ کی رضا سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن ناشکری نہ کرنا ایسے ہے جیسے آپ حالات کے ساتھ نہ چاہتے ہوئے بھی کمپرومائز کر چکے ہیں اور ناامید ہو چکے ہیں۔"

منسانے کہتے ہوئے اپنا بیگ پیک دیکھا تھا اور خود بھی پانی کی بوتل بیگ سے باہر نکالی تھی اور پھر مڑ کر مصفرہ کو دیکھا جو بیگ کندھے پر ڈالے اس کی بات بغور سن رہی تھی۔ اس نے مسکرا کر اسے دیکھا تو وہ بھی مدھم مسکراہٹ اس کی جانب اچھال گئی۔

پھر وہ دونوں ایک ساتھ کمرے سے نکل آئی تھیں۔ سیڑھیاں اتر کر لاؤنج میں اپنے بیگ رکھتیں، وہ دونوں کچن میں آ گئی جہاں ناشتہ پہلے سے تیار تھا اور حماس چائے بناتے ہوئے باہس سے باتیں کر رہا تھا جو شاید ان تینوں کے لیے سینڈوچ پیک کر رہا تھا۔

مصفرہ نے حماس کو اشارہ کیا کہ وہ چلا جائے، وہ خود چائے لے آئے گی۔ چائے کپوں میں ڈالتے ہوئے اسے کسی کی نظریں خود پر محسوس ہوئیں تو اس نے مڑ کر نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں وہ لاؤنج میں کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا لیکن اس کی نظریں مصفرہ پر ہی تھیں۔ مصفرہ کے دیکھنے پر دونوں کی نظریں ملی تھیں اور پھر براق نے سر جھٹک کر نظروں کا زاویہ بدل دیا۔

جب اس نے چائے کی ٹرے لے کر ٹیبل پر رکھی تو منسا اس کے ساتھ آ کھڑی ہوئی۔ سب انہیں دیکھ کر میز کے ارد گرد آ گئے اور اپنی جگہ سنبھالی۔ ناشتہ ہلکی پھلکی باتوں کے ساتھ کیا گیا۔ اب انہیں اس وقت ناشتہ کرنے کی عادت ہو رہی تھی۔ مصفرہ کی آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑے ہوئے تھے جو رات بھر جاگنے کی نمائندگی کر رہے تھے۔

ناشتے کے بعد وہ تینوں براق اور حماس کے پیچھے ہی باہر نکلے تھے۔ حماس اور براق آگے کھڑے کوئی بات کر رہے تھے اور باہس بھی ساتھ ہی کھڑا تھا، جبکہ منسا نے مصفرہ کا ہاتھ تھام کر اسے روکا تھا۔

"تمہیں میری باتیں بری تو نہیں لگیں؟"

منسا کے فکر مند لہجے پر وہ ہنس دی اور اس کا دوسرا ہاتھ بھی تھام لیا۔

"کچھ بھی سوچتی ہو یار۔ مجھے تمہاری کوئی بات بری نہیں لگی۔ ان فیکٹ پہلی بار مجھے کسی نے میری سوچ کا دوسرا پہلو دکھایا ہے، جو مجھے اچھا لگا۔ اور رہی بات دعا مانگنے کی تو میں اب سے ضرور مانگا کروں گی۔"

منسا نے خوبصورت سی مسکراہٹ سے اسے گلے لگا لیا، جس پر مصفرہ کچھ لمحے ساکت رہی اور پھر اپنے بازو اس کے گرد باندھ دیے۔

"تمہیں پتہ ہے مصفرہ، تم بہت اچھی ہو۔"

منسا نے اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا۔

"واقعی؟ مجھے پہلی بار یہ انکشاف ہوا ہے۔"

مصفرہ نے مصنوعی حیرت کا اظہار کیا تو منسا ہنس دی جس پر مصفرہ بھی مسکرا دی۔

ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا ابراق اس سارے منظر کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے منسا کے گلے لگانے پر اس کا ساکت ہونا بھی محسوس کیا تھا اور پھر کچھ لمحوں بعد

اس نے منسا کے گرد اپنا حصار باندھا تھا۔ تو مصفرہ مغل اپنے خول سے باہر نکل رہی تھیں۔ اس کا ہر جذبات جو ایک عرصے سے دب چکا تھا، وہ سامنے آرہا تھا۔ وہ مسکرا دیا۔

"چلیں اب؟"

حماس نے براق کو کہا جو خود باہس سے باتوں میں مشغول تھا۔ براق چونکا اور اسے دیکھ کر پھر سر ہلا گیا۔

"ہاں چلو۔"

سر اثبات میں ہلاتا وہ آگے بڑھ گیا۔ پیچھے حماس نے مصفرہ اور منسا کو بلایا تھا۔

"چلو لڑکیو! آجاؤ۔"

وہ دونوں حماس کی آواز پر فوراً اُن کی جانب بھاگی تھیں اور پھر وہ سب روٹین کے مطابق دوڑتے ہوئے جنگل میں پہنچ چکے تھے۔ وہ انہیں لیے جنگل کے عین وسط میں آگئے جہاں ناجانے کہاں سے جھاڑیوں کے پیچھے چھپا ایک کمرہ نمودار ہوا تھا جو لکڑی سے بنا تھا۔ براق انہیں لیے اندر داخل ہوا۔ وہ ایک چھوٹا سا لکڑی سے بنا کمرہ

تھا جس میں ایک طرف کمپیوٹر اور کچھ مزید چیزیں پڑی تھیں اور درمیان میں ایک چھوٹا سا میز تھا۔

حماس کمپیوٹر آن کرنے لگا تھا اور براق ایک کونے سے کوئی چیز تلاش کر رہا تھا۔ وہ تینوں اپنے بیگ پیک کندھوں پر لٹکائے میز کے ارد گرد کھڑے ہو گئے تھے۔

براق بھی چیزیں اٹھاتا ان کی جانب بڑھا تھا۔ اس نے ٹیبل کو خالی کیا تو باہس نے آگے بڑھ کر ٹیبل صاف کیا تھا۔ براق نے ٹیبل کے اوپر کچھ چیزیں رکھی تھیں۔ جس میں تین سمارٹ واچ تھیں اور کچھ کاغذات تھے اور اس کے علاوہ کچھ ہتھیار تھے۔

"یہ تین نقشے ہیں جنگل کے۔ تم تینوں کا ایک ایک۔"

وہ تینوں کی جانب ایک ایک نقشہ بڑھا گیا تھا۔

"اس جنگل میں تین رنگوں کی بارہ بارہ جھنڈیاں ہیں۔ ایک سیاہ، ایک سفید اور ایک سرخ۔ تم لوگ خود ہی ایک ایک رنگ منتخب کر لو۔"

براق کے کہنے پر وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"سیاہ میرا۔"

باہس نے سب سے پہلے بولا تھا۔

"سفید میرا۔"

منسا نے کہا تو مصفرہ نے کندھے اچکا دیے کہ جو بچا وہ میرا۔

"سرخ میرا۔"

اس کے کہنے پر براق نے اس کی ہائی ٹیل میں قید سرخ لٹوں کو ایک نظر دیکھا تھا۔

پھر سر ہلا گیا۔

"تم لوگوں نے اپنی اپنی بارہ جھنڈیاں اکٹھی کرنی ہیں اور جیسے ہی بارہ جھنڈیاں اکٹھی ہو جائیں تو اس جگہ واپس آنا ہے۔"

ان تینوں نے اپنے ہاتھ میں پکڑے نقشے کو دیکھا تھا اور سر ہلا دیا۔

"یہ واچ تم لوگوں کو وقت کا احساس دلائے گی۔"

یہ کہہ کر براق نے تینوں کو ایک ایک سمارٹ واچ پکڑائی تھی جو انہوں نے فوراً اپنی کلائی پر باندھ لی تھی۔اس کے بعد ان کو کچھ ہتھیار پکڑائے تھے۔

"مغرب کی جانب جنگل کا ایک گمنان ایریا ہے جہاں جنگلی جانوروں کی وجہ سے جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔اس لیے مغرب کی جانب جانے سے گریز کرنا ہے۔"

براق نے انہیں وارن کیا تو وہ سمجھ کر سر ہلا گئے۔

"یہ واکی ٹاکی ہے۔ تم تینوں اس کے ذریعے آپس میں بات کر سکتے ہو۔"

براق نے ان کی جانب وہ واکی ٹاکی بڑھائے اور پھر حماس نے انہیں وہ سیٹ کر دیے۔

"کیا ہمیں ایک ساتھ جانا ہے یا الگ الگ راستوں سے؟"

سوال مصفرہ کی جانب سے تھا۔

"یہ آپ لوگوں پر منحصر کرتا ہے۔"

براق نے فیصلے کا اختیار انہیں دیا تھا۔

"لیکن آپ لوگوں کے پاس صرف تین گھنٹے ہیں اس سارے ٹاسک کے لیے۔"

اس کے بولنے پر تینوں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کہ پورا جنگل گھومنا ہے اور صرف تین گھنٹے؟؟

"کیا ہم ایک دوسرے کی جھنڈیاں اکٹھی کر سکتے ہیں؟"

اس بار سوال منسا کی جانب سے تھا۔

"یہ بھی آپ لوگوں پر منحصر کرتا ہے۔ لیکن ایک کلیو یہ ہے کہ تینوں رنگ جنگل کے تین الگ حصوں میں بٹے ہیں تو ایسا ممکن نہیں ہو پائے گا۔ ہاں لیکن اگر آپ کو نظر آجاتی ہے تو آپ ایک دوسرے کو اطلاع دے سکتے ہیں۔"

براق نے انہیں ڈیٹیل میں سمجھایا تھا۔

"چلیں پھر ٹاسک شروع کرتے ہیں۔ تین گھنٹے بعد ادھر ہی ملتے ہیں۔"

براق نے انہیں سب سمجھا کر باہر کا رستہ دکھایا تھا تو وہ تینوں سارا سامان اٹھائے باہر نکل آئے۔ براق اور حماس اسی کمرے میں رہے۔

"وہ خطرے میں پڑ سکتے ہیں براق۔"

حماس نے فکر مندی سے کہا تھا۔

"کمپیوٹر آن کرو۔ تینوں کی گھڑیوں میں ٹریسر ہے، ہم یہاں سے ان کا ہر موو دیکھ سکتے ہیں۔"

براق کے اطلاع دینے پر حماس کے کندھے ڈھیلے پڑے۔ وہ ہمیشہ مکمل تیاری کے ساتھ آتا تھا۔

دوسری جانب وہ تینوں ایک ساتھ جنگل کی حدود میں داخل ک ہوئے تھے۔

"اگر ہم تینوں ایک سمت میں ہی جائیں گے تو وقت ضائع ہو گا۔ ہمیں الگ الگ سمت جانا چاہیے۔"

مصفرہ نے اپنی رائے پیش کی تو وہ دونوں بھی متفق ہوئے۔

"لیکن اگر ہمیں ایک دوسرے کو انفارم کرنا ہوا کہ ہم کس جگہ ہیں تو کیسے کریں گے۔ کیونکہ یہ دیکھو نقشے پر تو سارے راستے ایک سے ہیں۔"

منسا نے سب سے ضروری بات بولی تھی۔ وہ دونوں سوچ میں پڑ گئے۔

"ایسا کرتے ہیں ہم ہر راستے کے کورڈ رکھ لیتے ہیں اور اپنے اپنے نقشوں پر لکھ لیتے ہیں۔ کیا خیال ہے؟"

مصفرہ نے آئیڈیا دیا تو وہ دونوں مسکرا کر سر ہلا گئے۔ایک متوازن رستہ دیکھ کر زمین پر بیٹھتے وہ اپنے اپنے نقشے پھیلا گئے۔

"پنسل؟"

باہس نے بولا تو منسا نے فوراً اپنا بیگ پیک کھول کر پنسل نکال دی۔ پھر تینوں نے وہاں بیٹھ کر ہر رستے کے کورڈ ڈیسائڈ کیے اور لکھے۔ یہ کرتے ہوئے انہیں قریباً بیس سے تیس منٹ لگ گئے۔

"یہ تینوں کافی دیر سے ایک ہی جگہ پر موجود ہیں۔ کہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گیا؟" حماس نے سکرین دیکھتے ہوئے فکر مندی سے کہا تھا۔ براق نے لیپ ٹاپ سے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"وہ پلاننگ کر رہے ہیں۔ جیسے ہی ان کا پلین مکمل ہو گا وہ نکل جائیں گے۔" براق گویا ہوا تو وہ سر ہلا گیا اور دوبارہ سکرین پر نظریں گاڑ لیں۔ کچھ ٹائم بعد ان تینوں کے سگنل الگ الگ سمت جاتے نظر آنے لگے۔

"وہ تینوں الگ الگ راستوں پر گئے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

حماس نے اطلاع دی تو براق اٹھ کر اس کی کرسی کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ سگنل کے اوپر ان تینوں کے نام بھی آرہے تھے جو الگ الگ سمت جا رہے تھے۔

"منسا اور مصفرہ غلط سمت میں گئی ہیں۔ باہس اپنے رنگ کی ہی جھنڈیوں کے پاس جا رہا۔"

براق کے کہنے پر وہ حیران ہوتا اسے دیکھنے لگا۔

"تمہیں پتا ہے کہ جھنڈیاں کس سمت میں ہیں؟"

"ظاہر سی بات ہے۔"

وہ آنکھیں گھما کر دوبارہ اپنی جگہ پر آ بیٹھا تھا۔

باہر وہ تینوں اپنی اپنی سمت جا رہے تھے کہ ایک درخت پر منسا کو سرخ جھنڈی نظر آئی۔

"مصفرہ مجھے لگتا ہے تمہیں ادھر ہونا چاہیے۔ مجھے سرخ رنگ کی جھنڈی ملی ہے۔"

منسا نے واکی ٹاکی کے اندر انہیں اطلاع دی تھی۔

"مجھے سیاہ رنگ کی جھنڈی نظر آگئی ہے لیکن وہ درخت کے بہت اوپر ہے۔ میں صحیح سمت میں ہوں۔"

واکی ٹاکی سے مصفرہ کی بجائے باہس کی آواز گونجی تھی۔

"منسا اس جگہ درخت کی ٹہنیوں میں مجھے سفید جھنڈی نظر آئی ہے۔"

مصفرہ نے بھی اسے اطلاع دی تھی۔

"کیا ہمیں پوزیشن تبدیل کرنی چاہیے یا ایسے ہی چلتے رہنے چاہئے؟"

منسا نے اس سے استفسار کیا تھا جو ٹہنیوں کو توڑ مروڑ کر اپنا رستہ بنا رہی تھی۔

"پوزیشن تبدیل کرنا بہتر رہے گا۔ کیونکہ سر نے بولا تھا کہ ایک رنگ ایک سمت میں ہے۔"

باہس نے اپنی رائے پیش کی تو مصفرہ نے منسا سے رستے کا کورڈ پوچھا تھا۔

"سی - پچپن۔"

منسا نے اپنی لوکیشن بتائی تو مصفرہ نے نقشہ دیکھ کر اپنی لوکیشن بتائی تھی۔

"ایف - اکیس۔"

دونوں نے ایک دوسرے کو لوکیشن بتائی اور نقشے سے دیکھ کر کوئی درمیانی راستے کا انتخاب کیا۔دوسری طرف باہس اپنی دو سیاہ جھنڈیاں اکھٹی کر چکا تھا اور انہیں جھنڈیوں کی ممکنہ لوکیشن بھی بتا رہا تھا۔

"مصفرہ اور منساب ایک دوسرے کی سمت آرہے ہیں۔لگتا ہے وہ جان گئے ہیں کہ غلط سمت جا رہے تھے۔"

حماس نے اطلاع دی تو براق نے ہیڈ فون کان سے اتار دیے اور لیپ ٹاپ سے ان تینوں کی باتوں کی آواز گونجنے لگی۔واکی ٹاکی میں کی جانے والی ساری گفتگو وہ آرام سے سن سکتے تھے۔

"راستوں کا کورڈر کھنا کافی عقلمندی والا قدم تھا۔"

حماس ان کی گفتگو سن کر متاثر ہوا تھا۔

"ہاں۔مجھے بھی کافی متاثر کن لگا۔"

براق مسکرا کر جواباً بولا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اپنے اپنے کمپیوٹر اور لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گئے۔ لیکن اب ان تینوں کی آوازیں کمرے میں گونج رہی تھیں کیونکہ براق ہیڈ فونز اتار چکا تھا۔

مصفرہ اور منسا ایک درمیانی راستہ اختیار کر کے اپنی اپنی رنگ کی جھنڈیوں کی جانب بڑھ گئی تھیں۔ باہس تین سیاہ جھنڈیاں ڈھونڈ چکا تھا۔ بادلوں نے آسمان پر پھر سے پر بچھانے شروع کر دیے تھے جسے دیکھ کر براق اور حماس پریشان ہوئے تھے۔

جنگل میں پہلے ہی کل کی بارش کی وجہ سے کیچڑ تھا اور ناجانے وہ لوگ کیسے بچ بچا کر گزر رہے ہوں گے تو مزید بارش نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

"کتنے کتنے جمع ہو گئے؟"

منسا کی آواز ائیر پیس میں ابھری تھی۔

"میرے آٹھ ہو گئے ہیں۔"

باہس نے جواباً کہا تھا۔ مصفرہ کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ اس کی جانب سے خاموشی تھی۔

"منسا تمہاری کتنی جھنڈیاں اکٹھی ہوئیں؟"

باہس نے استفسار کیا تو منسا نے رک کر سانس لیا جو اپنے ہاتھ میں پکڑے چاقو سے جھاڑیاں کاٹ رہی تھی۔

"ابھی تک چھ ہی ہوئی ہیں۔"

"جھاڑیوں کے اندر بھی دیکھو لیکن درختوں کے اوپر بھی نظر رکھو۔"

باہس نے مشورہ دیا تو وہ ٹھیک ہے کہہ کر آگے بڑھ گئی۔ مصفرہ کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ براق اپنی جگہ پر ہی سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"حماس!! مصفرہ کی لوکیشن؟"

براق کے پوچھنے پر حماس نے سکرین پر نظر دوڑائی تھی۔

"پچھلے سات منٹ سے ایک ہی جگہ پر ہے۔"

وہ پریشانی سے گویا ہوا۔ براق پریشانی سے لب چباتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ لیپ ٹاپ کی سکرین اونچی کی کہ وہ کھڑا ہو کر دیکھ سکے۔ ایک بار وہ حماس کی سکرین پر نظر دوڑاتا جہاں مصفرہ کا سگنل رکا ہوا تھا۔ وہ ٹینشن سے ادھر ادھر چکر لگانے لگا۔ حماس

نے اسے دیکھا تو خود بھی پریشان ہو گیا۔ قریباً پانچ منٹ بعد اس کے سگنل نے حرکت کی تھی۔

"براق!"

حماس نے اسے پکارا جو ٹینشن کے مارے دروازے میں جا کھڑا ہوا تھا۔ وہ اس کی پکار پر فوراً پلٹا تھا اور فوراً سکرین کی جانب متوجہ ہوا جہاں مصفرہ کا سگنل حرکت کرنے لگا تھا۔ صرف پانچ منٹ کی بات تھی لیکن براق کو لگا وہ ان پانچ منٹوں میں سانس نہیں لے پایا تھا۔ جیسے کوئی انمول چیز کھو دینے کا خطرہ یکدم امڈ کر آیا ہو۔ دو منٹ بعد ہی سپیکر میں اس کی آواز گونجی تھی۔

"سوری گائز میں جواب نہیں دے پائی۔"

"کدھر تھی تم مصفرہ۔ میں پریشان ہو گئی تھی۔"

ملسا نے فوراً پریشان لہجے میں استفسار کیا تھا۔

"تم ٹھیک ہو مصفرہ؟ کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟"

باہس نے بھی فکرمندی سے سوال کیا تھا۔ وہ اس کی بہت عزت کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے ارے ٹھیک ہوں میں۔اصل میں درخت پر چڑھی تھی اور پاؤں پھسل گیا،
بس چڑھتے ہوئے کافی ٹائم لگ گیا تھا۔"

مصفرہ کی آواز میں ہلکا سا درد کا عنصر بھی تھا جیسے وہ درد چھپا رہی ہو۔ براق کے دل کو واہموں نے گھیر نا شروع کیا۔ باہر بادل بھی چھانے لگے تھے۔اب تو حماس کو بھی فکر ہونے لگی تھی۔

"زیادہ تو نہیں لگی؟"

سوال منسا کی جانب سے تھا لیکن براق کے دل سے نکلا تھا۔

"یہ چھوڑو، ٹاسک پر فوکس کرو۔ ہمارے پاس وقت کم ہے اور بادل بھی برسنے کو تیار ہو رہے ہیں۔"

مصفرہ نے جھاڑیوں میں سے رستہ بناتے ہوئے بولا تھا۔تینوں کی طرف خاموشی چھا گئی لیکن براق کے ماتھے پر پریشانی کے جال بچھے ہوئے تھے۔

"وہ بہت مضبوط ہیں۔تم پریشان مت ہو۔"

www.novelsclubb.com

حماس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی تو اس نے گہری سانس بھر کر اثبات میں سر ہلایا۔

"بس ان کے ٹاسک پورا کرنے تک بارش نہ ہو۔"

براق نے چھوٹی سی لکڑی کی کھڑکی سے باہر نظریں جماتے ہوئے کہا تو حماس بھی آمین کہتا دوبارہ کرسی سنبھال گیا۔

دوسری جانب مصفرہ کو ایک سرخ جھنڈی درخت پر نظر آئی تھی جس کے لیے وہ سارا سامان نیچے رکھتے ہوئے اوپر چڑھی تھی، اسے ان دونوں کی آواز آئی تھی لیکن وہ اوپر ہونے کی وجہ سے جواب نہیں دے پائی تھی۔ بارش کی وجہ سے ٹہنیاں ابھی بھی گیلی تھیں تو اسے چڑھنے میں بہت مشکل ہوئی تھی۔ جھنڈی درخت کی سب سے اونچی ٹہنی پر تھی جس کے لیے اس نے مزید اوپر جانے کی بجائے بازو لمبا کر کے اسے پکڑنے کو ترجیح دی تھی اور اپنے فیصلے کے نتیجے میں وہ سرخ جھنڈی تو حاصل کر لی تھی لیکن خود جس بری طرح سے وہ درخت سے گری تھی کہ وہ کئی منٹ تک اپنے دماغ پر زور نہ ڈال پائی۔ کئی ٹہنیاں ٹوٹ کر اس کے اوپر بھی گری تھیں اور

سارے بازوؤں کے ساتھ ساتھ گھٹنے اور پاؤں بھی چھل گیا تھا جبکہ پیٹھ پر شاید نیچے پڑا کوئی پتھر اس قدر شدت سے لگا تھا کہ اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی اور ایک چیخ بھی نمودار ہوئی تھی۔ وہ اپنی سسکیوں کا گلہ دباتی چکراتے سر کے ساتھ ہمت کرتی اٹھ کر بیٹھی تھی لیکن کھڑا ہونے کے لیے مزید ہمت درکار تھی۔ جس پتھر پر اس کی پیٹھ لگی تھی اسی کے ساتھ ٹیک لگاتی وہ ٹخنوں سے ٹراؤزر اوپر کرتی چوٹ کا معائنہ کرنے لگی۔ پاؤں شاید مڑ گیا تھا اور ٹخنے پر کافی گہرا زخم تھا جو ناجانے اب کس چیز کا لگا تھا۔ اس نے دائیاں پاؤں کا جوتا اتارا اور پاؤں کو کسی مخصوص اینگل میں گھمایا۔ درد کی شدت سے وہ کراہ کر رہ گئی۔ ایک بار مزید زور ڈال کر گھمایا تو مکمل طور پر حلق سے چیخ نکلی تھی۔ وہ آنکھوں میں آئی نمی کو جھٹک کر جوتا دوبارہ پہنتی اٹھنے لگی تو ہمت نہ ہو پائی۔

"مصفرہ تم بہت مضبوط ہو۔ تم یہ کر سکتی ہو۔ تم دنیا کی سب سے مضبوط عورت ہو۔ تم بہت مضبوط ہو مصفرہ۔"

وہ خود کو ڈپٹ کر سمجھا رہی تھی اور پھر ہمت کرتی اللہ اکبر کہتی کھڑی ہو گئی۔ جھک کر سارا سامان اٹھایا اور کچھ قدم آگے چلی، درد کی ٹھیسیں کمر، پاؤں اور بازو سے اٹھ رہی تھیں لیکن ہمت لازمی تھی۔ وہ ہمت ہارنے والوں میں سے نہیں تھی۔ کچھ قدم چل کر اس نے باقی دونوں کو انفارم کیا تھا اور پھر آسمان پر چھائے بادل دیکھ کر وہ جلدی جلدی چلنے لگی تھی۔

قریباً دو گھنٹے گزر چکے تھے، باہس اور منسا کو اپنی بارہ بارہ جھنڈیاں مل گئی تھیں اور مصفرہ بس آخری جھنڈی کی تلاش میں تھی۔ اس واقعے کے بعد اس کی رفتار سست ہو گئی تھی۔ باقی دونوں رابطہ کر کے اس جگہ جا رہے تھے جہاں بیٹھ کر انہوں نے نقشوں پر کورڈ لکھے تھے لیکن مصفرہ ابھی جنگل میں ہی موجود تھی۔ براق کی ٹینشن لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

"براق۔۔۔!!"

حماس نے پریشانی سے اسے پکارا تھا جواب کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔وہ فوراً متوجہ ہوا اور اس کی سکرین پر جھکا جہاں مصفرہ کا سگنل اسے مغرب کی جانب کا اشارہ کر رہے تھے۔

"یہ لڑکی پاگل ہے؟؟ منع بھی کیا تھا کہ مغرب کی جانب نہیں جانا۔"

براق نے پریشانی سے کہتے ہوئے اپنے لب چبائے تھے۔حماس نے کبھی اسے اتنا پینک ہوتے نہیں دیکھا تھا۔

"میرے خیال سے ان کے نقشوں پر سمت نہیں لکھی ہوئی۔"

حماس نے اس نقشے کی کاپی کی جانب اشارہ کیا جو ٹیبل پر پھیلی ہوئی تھی۔ براق نے جب دیکھا تو واقعی ان پر سمت نہیں لکھی ہوئی تھی۔اور سورج نہ ہونے کی وجہ سے انہیں سمت کا متعین کرنا بھی مشکل لگ رہا تھا۔جس چیز کا ڈر تھا وہی ہوا اور بارش کا آغاز ہو گیا۔جنگل پہلے ہی اندھیرے کی وجہ سے خوفناک لگ رہا تھا اب مزید خوفناک ہو چکا تھا۔

"منسا، باہس۔۔۔مجھے یہاں کچھ غیر معمولی چیز ملی ہے۔کیا تم لوگ ٹی-چالیس میں آ سکتے ہو؟"

مصفرہ کی آواز جب اس لکڑی کے کمرے میں گونجی تو براق کی دھڑکنوں کی رفتار بھی تیز ہوئی۔

"ہم آرہے ہیں۔تم وہیں رکو۔"

منسا نے بولا تو وہ ٹھیک ہے بول گئی۔اس کا سگنل اب ایک جگہ ٹھہرا ہوا تھا۔

"باہر تو بارش بھی شروع ہو چکی ہے اور یہ لوگ یہاں آتے آتے پھر جنگل میں جا رہے ہیں۔"

حماس نے بولا تو براق نے پہلے سے بکھرے بال مزید بکھیر دیے۔وہ بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کچھ سوچ رہا تھا۔

"موبائل پر ان کا ٹریسر آن کرو اور چلو۔وہ مغرب کی طرف جا رہے ہیں اور جنگل کا وہ علاقہ سیف نہیں ہے۔"

براق نے کہا تو حماس نے فوراً موبائل پر ان کا ٹریسر کو نٹیکٹ کیا اور دوسری جانب براق نے بھی ان کا واکی ٹاکی اپنے ایک اضافی واکی ٹاکی کے ساتھ منسلک کیا۔

وہ دونوں کمرے سے باہر نکلے تو براق اسے لے کر کچھ دور آیا جہاں استبل میں چار سے پانچ گھوڑے بندھے تھے۔ان کے استبل کی رکھوالی کوئی کر رہا تھا جس سے بات کر کے وہ دو گھوڑے لیے ان پر سوار ہوتے جنگل کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئے۔دس سے پندرہ منٹ بعد وہ ان کے قریب پہنچ چکے تھے۔بارش زیادہ تیز نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ لوگ مکمل بھیگ چکے تھے۔ وہ اب پیدل چلتے ہوئے ان تک پہنچے تھے اور سامنے موجود منظر دیکھ کر ان کا سانس لمحے بھر کو تھما تھا۔

مصفرہ اور باہس زمین کے کئی حصے کھود چکے تھے۔اور منسانا ک پر ہاتھ جمائے روشنی لیے کھڑی تھی۔ پیچھے ایک چھوٹا سا پہاڑ تھا جس کا منہ کھلا ہوا تھا جو غار کا منظر لگ رہا تھا لیکن اس کے آگے پتھر ہونے کی وجہ سے وہ ڈھکا ہوا تھا۔۔مصفرہ اور باہس برستی بارش میں اپنے اوزاروں سے زمین کھود رہے تھے۔اور ایک طرف دو

لاشیں موجود تھیں جن پر کپڑے بچھائے گئے تھے۔اور یہ کام ان میں سے کسی کا لگ رہا تھا کیونکہ کپڑا تازہ تھا۔

"تم لوگ آخر کر کیا رہے ہو؟؟"

براق نے حیرت اور صدمے سے استفسار کیا تو وہ تینوں پہلے تو ڈر گئے اور پھر خود بھی ان دونوں کی موجودگی پر حیران ہوتے ہوئے اپنی جگہ پر ہی رک گئے۔

"سر یہ دیکھیں ہمیں کچھ باڈیز ملی ہیں۔"

منسا نے بولا تو حماس اور وہ شاک سے انہیں دیکھنے لگے۔

"تو تم لوگ زمین کیوں کھود رہے ہو؟"

براق سمجھ نہیں پا رہا تھا۔مصفرہ اپنے ہاتھ جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی اور لڑکھڑاتے قدموں سے ان دونوں کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"بات یہ ہے کہ میں ادھر اپنی آخری جھنڈی ڈھونڈتے ہوئے پہنچی تو مجھے کچھ ہلچل محسوس ہوئی۔میں اس درخت کی اوٹ میں چھپ گئی تو کچھ لوگ اس پہاڑ کے آگے پتھر رکھ کر زمین میں کچھ دفناتے پچھلے رستے سے نکل گئے۔"

مصفرہ نے سانس لینے کے لیے وقفہ لیا تھا۔ براق نے اسے دیکھا جس کا یونیفارم بھیگ چکا تھا اور اس کے ماتھے پر جو خشک خون تھا وہ بارش کے عوض بہہ کر اب گہرے زخم کے نشان چھوڑ گیا تھا۔ پھر نظر اس کی بالکل آنکھ کے نیچے لگی چوٹ پر گئی تھی۔ ذرا سی چوٹ اوپر ہوتی تو آنکھ ضائع ہونے کا خدشہ تھا۔ اس جگہ پر سوزش ہو چکی تھی جس وجہ سے آنکھ سے شاید نظر صحیح بھی نہیں تھا آرہا۔ اس نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔

"مٹی نرم تھی تو میں نے اسے کھودنا شروع کر دیا۔ اور یہاں سے ایک ساتھ دو لوگوں کی ڈیڈ باڈی ملی ہے جن کی موت تازہ لگ رہی ہے۔"

مصفرہ نے پیچھے ایک طرف پڑی دو ڈیڈ باڈیز کی طرف اشارہ کیا تھا جن کے جسم پر کپڑا ڈال رکھا تھا۔

"تو اب تم لوگ کیوں کھود رہے ہو؟"

حماس نے استفسار کیا تھا جبکہ براق دور سے ہی ان لاشوں کو دیکھ رہا تھا۔

"کیونکہ جوان لاشوں کے ساتھ ہوا ہے، ہم دیکھنا چاہ رہے تھے کہ کہیں اور تو یہاں دفن نہیں ہیں۔"

جواب اس بار باہس کی جانب سے تھا۔ براق نے تینوں کو ایک بار دیکھا تھا جو کہیں نہ کہیں سے ہلکے ہلکے زخمی تھے۔ پھر نگاہیں مصفرہ پر ٹکا کر کہنے لگا۔

"کیا ہوا ہے ان لاشوں کے ساتھ؟"

مصفرہ نے کندھے اچکا کر جواباً کہا۔

"آپ خود دیکھ لیں، زیادہ بہتر رہے گا۔"

مصفرہ نے دونوں کو لاشوں کی جانب آنے کا بولا تو پانچوں ان کے ارد گرد جمع ہوئے۔ مصفرہ جھکی اور ایک ہی بار ان کے اوپر سے کپڑہ ہٹا دیا۔ سامنے کا منظر دیکھ کر سب نے آنکھیں بند کی تھیں۔

وہ دونوں لاشیں جس حالت میں تھیں وہ بد تر سے بھی بد ترین تھی۔ منسا کو ابکائی آئی تو وہ ایک کونے میں کھڑی ہو کر الٹی کرنے لگی۔ منظر کچھ تھا ہی ایسا۔

دونوں لاشوں کی آنتیں باہر نکلی ہوئی تھیں اور بے رحمی سے انہیں گردن سے لے کر پیٹ تک درمیان سے کاٹا گیا تھا۔ خون سے لپٹے ان کے کپڑے شاید گھسیٹنے کی وجہ سے پھٹ گئے تھے۔ ان سے جان لینے کی حد تک بری بدبو آرہی تھی۔ ایسے میں مصفرہ نیچے زمین پر ان کے ساتھ بیٹھی تھی اور اپنے ہتھیار کی پچھلی طرف سے ماس کھول کر دکھانے لگی۔ وہ ہتھیار کا ایسا حصہ استعمال کر رہی تھی جو تکلیف نہ دے۔ باہس اور حماس بھی بدبو نہ سہتے ہوئے کپڑے سے منہ ڈھک گئے تھے۔

براق گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا تھا۔ دونوں کے درمیان اب ایک لاش تھی جس کا کٹا ہوا ماس مصفرہ پیچھے کر کے اسے دکھا رہی تھی۔

"یہ دیکھیں اس کے اندر سے سارے اعضاء نکال لیے گئے ہیں اور دوسری لاش کا بھی یہی حال ہے۔ جگر، دونوں گردے، دوں وں پھیپرے اور یہاں تک کہ دل بھی غائب ہے۔"

مصفرہ نے اسے ماس کھول کر آنتیں دکھائی تھیں جو ابل کر باہر نکل رہی تھیں۔

بارش کے قطرے انہیں بھگو رہے تھے۔مون سون نے بھی اپنا کرم شروع کر دیا ہوا تھا۔

"اس کا ہمارے کیس سے گہرہ رشتہ ہو سکتا ہے۔حماس ان کی تصویریں لو اور ٹیم کو بلا کر یہ ایریا کلئیر کرواؤ۔"

براق نے اٹھتے ہوئے حماس کو بولا تو وہ سر ہلا کر فون نکالتا ایک جانب چلا گیا اور پھر وہ جنگلات میں گم ہو گیا۔

"تم تینوں اب چلو واپس۔باقی بات گھر پہنچ کر ہوتی ہے۔"

براق کی بات پر سب نے سر ہلایا تھا۔منسا کا الٹیاں کر کے حال بے حال ہو چکا تھا اور چلنے میں کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ مصفرہ خود بھی لڑکھڑا کر چل رہی تھی۔

براق نے اسے سہارا دینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور ایک نظر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو۔

"میں خود سنبھلنے کی عادی ہوں براق۔مجھے سہاروں کی عادت مت ڈالو۔"

وہ کہہ کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی جو اندھیرے میں خوف ناک رنگ اختیار کر چکی تھیں۔ بارش کی وجہ سے اس کے بال ماتھے سے چپکے ہوئے تھے جسے وہ ہٹا گیا تھا۔اس نے اپنا بڑھا ہوا ہاتھ پیچھے کر لیا تو مصفرہ اس سے آگے نکل گئی۔کچھ دور جا کر براق انہیں وہاں لے آیا جہاں گھوڑے بندھے تھے۔

"تمہیں گھڑ سواری آتی ہے؟"

براق نے پوچھا تو مصفرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔یہ وہ واحد کام تھا جو وہ اپنے بابا کے ساتھ کیا کرتی تھی اور شاید اپنے بچپن کے دوستوں کے ساتھ بھی۔اسے ٹھیک سے یاد نہیں تھا۔وہ آسودہ مسکراہٹ لیے اس سیاہ گھوڑے کو پیار کرنے لگی جس نے بہت محبت سے اسے قبول کیا تھا۔

"تمہیں پسند کرنے میں جلدی کر رہا ہے یہ؟"

براق نے پیچھے آتے ہاں اور منسا کو دیکھا تھا جو تھکے تھکے سے لگ رہے تھے۔ مصفرہ نے تیز ہوتی بارش میں مڑ کر اسے دیکھا جو اپنے سفید گھوڑے پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔وہ ایک گھنے درخت کے سائے میں تھے جہاں بارش کی رفتار کم تھی اور گھوڑے کچھ

حد تک محفوظ تھے۔ لیکن دیکھنے میں لگتا تھا کہ گھوڑے اس بارش سے مسرت حاصل کر رہے تھے۔

"وہ سمجھدار ہے۔"

مصفرہ نے مسکرا کر کہا تھا تو براق اسے دیکھنے لگا۔

"اچھا۔ وہ کیسے؟"

اس کے سوال پر مصفرہ نے گھوڑے کی پیٹھ پر پیار سے ہاتھ پھیرا تھا۔

"کیونکہ وہ جانتا ہے کہ آگے جا کر بھی۔۔۔ مجھے پسند کرنے کے علاوہ اس کے پاس کوئی آپشن نہیں ہوگا۔"

مصفرہ کی بات پر براق ہنس دیا تھا لیکن جلد ہی وہ اپنی ہنسی چھپا گیا تھا کیونکہ باہس اور منسا ان تک پہنچ چکے تھے۔

"چلیں؟"

باہس کے استفسار کرنے پر وہ دونوں سر ہلا گئے اور اپنے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ منسا ڈرتی ڈرتی مصفرہ کے پیچھے سوار ہوئی تھی اور باہس براق کے پیچھے۔

براق کے اشارہ کرنے پر اس نے گھوڑے کی رفتار مناسب رکھی تھی اور پھر پندرہ سے بیس منٹ کے سفر کے بعد وہ لوگ جنگل سے باہر کھڑے تھے۔اسطبل میں گھوڑے واپس چھوڑ کر اب وہ چاروں لکڑی کے اس چھوٹے سے کمرے میں کھڑے بارش رکنے کا انتظار کر رہے تھے۔وہ مکمل بھیگے ہوئے تھے جس کی وجہ سے انہیں سردی لگنے لگی۔کچھ دیر بعد حماس بھی ادھر آ پہنچا تھا۔

"ٹیم وہاں پہنچ گئی ہے۔وہ لوگ وہاں کو دیکھ لیں گے۔ہم دن کے وقت آ کر باقی سب دیکھیں گے۔"

حماس کے اطلاع دینے پر براق نے سر ہلایا تھا۔

"گاڑی منگواؤ۔ہم زیادہ دیر یہاں بارش رکنے کا انتظار نہیں کر سکتے کیونکہ سب گیلے ہیں تو بیمار پڑ جائیں گے اور اس طوفانی بارش میں میں ان زخمیوں کو لے کر نہیں جانا چاہتا۔"

براق نے کہتے ہوئے تینوں کو گھورا تھا جن کے زخم آہستہ آہستہ کر کے سامنے آرہے تھے۔ حماس نے فوراً آئی ہوئی ٹیم میں سے ایک کو گاڑی لے کر آنے کو بولا تھا۔

"اور ہاں ڈاکٹر بھی۔۔۔لیڈی ڈاکٹر۔"

براق نے حماس کو حکم دیا تھا۔ آخر میں نظر مصفرہ اور منساپر پڑی تو لیڈی ڈاکٹر بول دیا۔ وہ تینوں ایک طرف سر گھٹنوں پر رکھے بیٹھے تھے جیسے آج ان کی واقعی بس ہو گئی تھی۔

ٹریننگ اختتام پذیر ہوئی اور ساتھ ہی ساتھ کیس کے لیے ایک سراغ بھی ڈھونڈ لیا۔ اسے ان تینوں پر ٹوٹ کر پیار آیا جنہوں نے جان کو خطرے میں تو ڈال لیا تھا لیکن اپنا ٹاسک پورا کیا تھا۔ کچھ دیر بعد گاڑی آگئی تو وہ کسی طرح بس گھر پہنچے تھے۔ گھر پہنچ کر سب سے پہلے سب نے نہا کر کپڑے تبدیل کئے تھے کیونکہ ان پر گرد اور مٹی بھی بہت لگ چکا تھا۔

پھراس کے بعد تینوں کی مرہم پٹی ہوئی تھی۔ مرہم پٹی کے بعد براق نے ڈاکٹر کو ان کے ساتھ کمرے میں بھیج دیا تھا۔ مصفرہ نے اپنی پیٹھ کا زخم بھی دکھایا تھااور اس کے گھٹنے جس برے طریقے سے چھلے گئے تھے، وہ منسادیکھ کر سسک گئی۔ اچھے سے مرہم پٹی اور دوائی دینے کے بعد ڈاکٹر چلی گئی تھیں۔ بارش اپنے زوروں پر تھی جس میں گرج چمک بھی شامل تھی۔ سب صبح کے ناشتے کے بعد بھوکے تھے اس لیے ڈاکٹر کے جانے کے بعد سب کھانے کے لئے ٹیبل پر موجود تھے۔ حماس نے ٹیم میمبر کو بول کر باہر سے ہی کھانا منگوالیا تھااور پھر سب براق نے تینوں کو اپنی نگرانی میں دوا کھلائی تھی۔ حماس نے تینوں کے لیے ہلدی والا دودھ گرم کیا تو اس کی اس حرکت پر سب نے ناک چڑھایا جس پر وہ ناک منہ چڑھا کر گویا ہوا۔

"ناشکرے ہو تم لوگ ویسے ہی۔ شکرادا کرو کوئی خود اپنے خوبصورت ہاتھوں سے تم لوگوں کے لیے دودھ گرم کر کے لا یا وہ بھی ہلدی والا۔ ماما ہوتیں تو مجھ پر فخر کر تیں آج۔"

اس کی بات کے اختتام پر براق کے چہرے سے مسکراہٹ سمٹی تھی۔حماس نے زبان دانتوں تلے دبائی تھی اور آنکھیں زور سے موند گیا،وہ جانتا تھا کہ اس نے غلطی سے اپنے بھائی کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہے۔

مصفرہ نے براق کے چہرے پر زخمی تاثرات دیکھے تھے جنہیں وہ بڑی مہارت سے چھپا گیا تھا۔تینوں نے گرم دودھ کے کپ تھام لیے تھے۔

"تمہارا دائیاں ٹخنہ بری طرح زخمی ہوا ہے۔ابھی بارش کی وجہ سے مرہم نہیں مل پائی لیکن ڈاکٹر نے بولا ہے کل تک اسی طرح پٹی کر کے رکھو۔"

براق نے مصفرہ کی جانب دیکھتے ہوئے اسے سمجھایا تھا۔

"کیا میں اس پٹی کو اتار نہیں سکتی؟اسے دیکھ کر مجھے اپنا آپ زیادہ بیمار محسوس ہوتا۔"

مصفرہ نے کنفیوز سا کہا تھا۔اس کے ماتھے پر بھی بینڈ ایج لگی ہوئی تھی اور نا جانے کدھر کدھر چوٹ آئی تھی۔اس وقت وہ کھلی سی ٹی شرٹ کے نیچے کھلے پانچوں والا ٹراؤزر پہنے ہوئے تھی اور گلے میں سٹالر لاپرواہی سے ڈال رکھا تھا۔

"نہیں برسات کا موسم ہے۔ زخم کھلا چھوڑنے سے انفیکشن ہو جائے گا۔ کل حماس جا کر مرہم لے آئے گا تو منسا تم خود مصفرہ کو مرہم لگا دینا۔"

منسا نے مسکرا کر حامی بھری تھی۔ مصفرہ اسے دیکھ رہی تھی جس کی نظر اس کے پاؤں پر بندھی پٹی پر تھی۔ وہ کچھ پریشان لگ رہا تھا۔ مصفرہ نے پاؤں اٹھا کر صوفے پر رکھا تھا اور آرام دہ پوزیشن میں بیٹھ گئی۔ براق نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں سے اسے ٹھیک ہونے کی تسلی دی تو وہ مدھم مسکراہٹ سے اسے دیکھے گیا۔ پھر وہ پانچوں جنگل میں ہوئے واقعے کو ڈسکس کرنے لگے۔

"چلو اب سب آرام کرو۔ کل آٹھ بجے تک ہم ناشتے کے میز پر ملیں گے اور کل سے ہمارا کیس شروع ہوتا ہے۔"

براق نے انہیں کہا تو سب باری باری اٹھ کر جانے لگے لیکن مصفرہ بیٹھی رہی۔

براق نے اسے دیکھا تو سوالیہ انداز سے آنکھیں گھمائی۔

"میں کچھ دیر بعد جاؤں گی کمرے میں۔ کچھ وقت اکیلا چاہتی ہوں۔"

اس کے مسکرا کر کہنے پر براق نے بس ایک نظر اسے دیکھا تھا اور سر ہلا دیا۔
"دس بج گئے ہیں تو جلدی چلی جانا۔آرام کر لینا۔"
براق کے کہنے پر وہ سمجھتی ہوئی سر ہلا گئی۔وہ گہرا سانس بھر کر اسے لاؤنج میں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا۔وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس موجود صوفے پر آ بیٹھی اور میز کے نیچے پڑے باریک کمبل کو نکال کر اپنے اوپر پھیلا لیا۔وہ کل پوری رات نہیں سو پائی تھی اور آج رات بھی اس کے پاس دوا موجود نہیں تھی تو اسے معلوم تھا اتنی ساری تھکاوٹ کے باوجود وہ نہیں سو پائے گی۔اس کی دوا میں نیند کی گولی شامل نہیں تھی کیونکہ وہ فوجی تھے اور انہیں کسی قسم کی نشہ آور ادویات استعمال کرنے سے گریز برتنا ہوتا ہے۔وہ سر جھٹک کر کھڑکی سے باہر بہتی بارش کو دیکھنے لگی۔اور اپنی سوچوں میں گم ہو گئی۔وہ سوچ رہی تھی کہ۔۔۔۔۔
مضبوطی کا جو ماسک وہ خود پر چڑھائے رکھتی تھی وہ اس ماسک کے پیچھے اب بھی کمزور تھی۔برسوں سے۔۔۔اس نے برداشت کرنا سیکھ لیا تھا۔ اس نے

توقعات وابستہ کرنا چھوڑ دی تھیں، سہاروں کی تلاش چھوڑ دی تھی لیکن اس کا دل۔۔۔اس کا دل ابھی بھی ٹوٹا ہوا اور تنہا تھا۔

لوگ سہارے لے کر مضبوط ہوتے ہیں لیکن وہ دکھوں کے سہارے، درد کے سہارے مضبوط ہوئی تھی۔

اس نے اتنا کچھ سیکھا تھا یہاں تک کے اپنے دل کو ڈھانپنے کے لیے دیواریں بنائی تھیں لیکن ان کے نیچے اب بھی اس کے زخم تازہ اور ہرے تھے۔

ایسا لگتا تھا کہ زخموں نے اسے بنایا ہے۔وہ باہر سے مضبوط لگ سکتی تھی لیکن اندر سے۔۔۔اندر سے وہ صرف ایک زخمی، ٹوٹی ہوئی انسان ہی تھی بالکل ایسے جیسے جعلی مضبوط ماسک کے پیچھے ایک ٹوٹی ہوئی۔۔۔داغدار روح۔۔۔

چھوڑ یہ بات کہ اتنے زخم کہاں سے ملے
زندگی بس اتنا بتا کہ کتنا سفر باقی ہے

========

وہ رات دیر تک جنگل والے معاملات کو دیکھتا رہا تھا اور رات بارہ بجے کے قریب جب وہ پانی پینے کے لیے کچن میں جانے لگا تو واپسی پر اس کی نظر لاؤنج میں پڑی۔ اس نے وقت دیکھا تو بارہ بج چکے تھے۔ بارش ابھی بھی تیز تھی اور مصفرہ خود کے گرد کمبل لپیٹ کر صوفے پر بیٹھی کھڑکی سے باہر برستی بارش کو دیکھ رہی تھی۔ اس لمحے براق کا دل چاہا وہ اسے ساری حقیقت بتا دے۔ وہ سب کچھ بتا دے جو وہ اسے مشن کے بعد بتانے والا تھا۔ لیکن پھر وہ خاموشی سے اس کے پاس جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

مصفرہ اپنی سوچ میں اس قدر کھوئی ہوئی تھی کہ اسے براق کے پاس بیٹھنے کا اندازہ ہی نہیں ہو پایا۔ وہ اس سے کچھ فاصلے پر صوفے پر بیٹھا تھا۔ مصفرہ اس کی آواز پر بری طرح چونکی۔

"تم ٹھیک ہو؟"

براق کی آواز پر وہ چونکتے ہوئے اسے دیکھنے لگی جس کی آنکھوں میں اس کے لیے واضح فکر تھی۔

"تمہیں آج کل میری زیادہ فکر نہیں ہونے لگی؟"

اس کی آواز مدھم تھی لیکن ایک مسکراہٹ اس کے لبوں پر راج کر رہی تھی۔اس کی بات سن کر وہ سر جھٹک کر مسکرا دیا۔

"میں بس پوچھ رہا تھا کہ تم ٹھیک ہو یا نہیں۔"

مصفرہ نے کچھ لمحے اس کی سرمئی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں صرف فکر جھلک رہی تھی۔وہ ایسی فکر مندی کی عادی نہیں تھی اس لیے نگاہیں کھڑکی کے باہر بہتے منظر پر ڈال گئی۔

"سچ بتاؤں یا جھوٹ؟"

"سچ۔"

وہ صرف اس سے سچ سننا چاہتا تھا جو اس کی نظروں کی تاب نہ لیتے ہوئے اپنا رخ پھیر گئی تھی۔اس کی نظریں بس اسی پر ٹکی تھیں اور سامنے والی کی کھڑکی سے باہر۔

"میں ٹھیک نہیں ہوں براق۔"

www.novelsclubb.com

وہ انتہائی مدھم لہجے میں بولی کہ براق بمشکل سن پایا تھا۔

"ہر لمحے میں "میں ٹھیک ہوں" کا ماسک پہن کر رکھتی ہوں، میری خواہش ہے کہ کبھی بھی کسی چیز میں نہ ہاروں کیونکہ یہ میرے درد اور غم کو چھپاتا ہے۔۔ایک ڈھال جو صرف ایک چابی سے بند ہوتی ہے۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ کسی کو میرے اندر کی اس گہرائی کا پتہ چلے۔اپنے عذاب کو تو میں اس چمکدار مسکراہٹ کے پیچھے چھپا لیتی ہوں۔میں ڈرتی ہوں کہ کسی کو میری تنہائی اور خوف کا پتہ نہ چلے۔میں ہر روز اپنی ہنسی کے پیچھے اپنے آپ سے اور دنیا سے جھوٹ بولتی ہوں۔اندر سے چاہے کتنی بھی رو رہی ہوں۔میں کہتی ہوں کہ "میں ٹھیک ہوں، میں ٹھیک ہوں" لیکن ان الفاظ کے پیچھے لاکھوں جھوٹ چھپے ہیں۔"

وہ اتنی آہستہ آہستہ اور مدھم لہجے میں بول رہی تھی کہ براق کو اسے سننے کے لیے مکمل طور پر متوجہ ہونا پڑا۔

وہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔ کچھ لمحے دونوں کے درمیان خاموشی رہی اور پھر وہ کہنے لگا۔

"مصفرہ! ہمیں قدرت کے کھیل کبھی سمجھ نہیں آتے کیونکہ ہمیں ایک محدود عقل دی گئی ہے۔ تم مضبوط ہونے کا دکھاوا نہیں کرتی، تم واقعی بہت مضبوط ہو۔ جو کچھ تمہارے ساتھ ہوا اور جیسے تم نے سروائیو کیا، کوئی اور ہوتا تو کب کا مر چکا ہوتا۔"

براق کے کہنے پر وہ نم آنکھوں سے رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگی۔

"تم بہت محدود حد تک میری زندگی جانتے ہو براق۔"

اس کے لہجے میں دکھ تھا، ملال تھا۔

"میں بہت سی چیزوں سے واقف ہوں۔"

اس نے جیسے اس کا اعتراض رد کیا تھا۔

"تم واقف ہو گے بہت سی چیزوں سے لیکن تمہیں ان کے پیچھے کی وجوہات معلوم نہیں ہیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مصفرہ کا لہجہ پر اثر تھا۔

"ہاں۔وہ میں جاننا چاہتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں تم خود بتاؤ۔"

مصفرہ اس کی بات پر بس اسے دیکھے گئی۔

"اور میں تمہیں وہ باتیں کیوں بتاؤں گی جو میری ذلت کا سبب ہیں؟"

اس کی آنکھوں میں اذیت کے سائے لہرائے تھے۔کیا کیا یاد آیا تھا۔کس طرح سے اس ایک رات نے اس کی زندگی کی کایا پلٹی تھی۔کس طرح وہ بس ایک رات میں اپنا سب کچھ لٹا بیٹھی تھی۔اور کس طرح کسی نے اس پر یقین نہیں کیا تھا۔

"کیا تمہاری زندگی کے بارے میں آج تک مجھ سے زیادہ کوئی جانتا ہے؟"

وہ خاموش ہو گئی۔وہ واحد تھا جو اس کے بہت سے رازوں سے واقف تھا۔۔۔تو کیا وہ؟؟تو کیا براق وہ بات بھی جانتا تھا؟یہ سوچ ہی کتنی اذیت ناک تھی۔

نہیں!وہ اگر یہ بات جانتا ہوتا تو کبھی اسے احترام اور عزت کی نگاہ سے نہ دیکھتا۔

جیسے سب نے اسے ناپسند کیا تھا وہ بھی ایسا ہی کرتا۔

اس کا مطلب وہ اس رات کے کسی راز سے واقف نہیں تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کوئی ہے جو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تمہیں؟ اگر ہے تو بتاؤ میں پیچھے ہٹ جاتا ہوں۔"

"کس چیز سے پیچھے ہٹ جاؤ گے؟"

مصفرہ نے الٹا اس سے سوال داغا تھا۔ براق کی جانب سے مکمل خامشی تھی۔ وہ اسے دیکھے گئی جو اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ جواب کیا دیا جائے۔ سچ یا جھوٹ یا پھر دونوں کی آمیزش۔

"تم بہتر جانتی ہو۔"

"تم ابھی اسی وقت پیچھے ہٹ جاؤ جس راہ پر نکل آئے ہو۔ کیونکہ بعد میں ہٹو گے تو مجھے اذیت زیادہ ہو گی۔ اور میں باقی اذیتوں کی بھرپائی تو کر لوں گی لیکن اس کی نہیں۔"

وہ ڈھکے چھپے الفاظ میں اسے وارن کر رہی تھی جو اس کی بات سن کر مسکرا دیا۔ ایک طنزیہ مسکراہٹ۔ اس کے ڈمپل پر جب مصفرہ کی نظر پڑی تو دل نے رفتار پکڑی۔ وہ خود کو ڈپٹ کر نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

"میں نہیں جانتا جس راستے پر میرے قدم پہلی بار پڑے ہیں اس کا انجام کیا ہو گا لیکن میں اتنا جانتا ہوں یہ رستہ بہت الگ ہے۔ خوبصورت نہ سہی لیکن الگ تو ہے نا۔"

وہ اس کی وارننگ کو دھوائیں کی طرح فضا میں غائب کر گیا۔

مصفرہ کچھ نہ بولی وہ خاموش رہی۔ وہ خود کو بھی اس راستے کے وسط میں کھڑا محسوس کر رہی تھی۔ کیونکہ اس رستے پر کب آپ نکل آتے ہو یہ تو معلوم ہو ہی نہیں پاتا۔ یا اختتام پر پتا چلتا ہے یا پھر وسط میں آکر۔

وہ خود سے سو جھوٹ بول لے پر وہ براق سے جھوٹ نہیں بول پائے گی۔ اس لیے خاموشی سے سر کھڑکی کی جانب موڑ لیا۔ براق نے اسے خاموش پاکر افسوس بھری نظروں سے دیکھ کر سر ہلایا تھا اور پھر اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

وہ کسی بھی احساسات میں جھوٹ کا قائل نہیں تھا۔ لیکن وہ کسی بھی چیز میں جلدی کا قائل بھی نہیں تھا۔ وہ بھی تب جب سامنے موجود شخص سرے سے ہی ہر احساسات کو رد کرنے پر مثر ہو۔ کم از کم اس مشن کے دورانیے میں وہ ساری

حقیقت مصفرہ پر روشناس نہیں کروانا چاہتا۔یہی سوچتے ہوئے رات کٹ گئی تھی اور نیند نے اس پر عنایت کر دی تھی لیکن مصفرہ کو کھڑکی کے پاس بیٹھا دیکھ کر بھی نیند کی دیوی کو اس پر ترس نہ آیا تھا اور اس کے پاس سے گزر گئی تھی لیکن اس پر مہربان نہیں ہوئی تھی۔

بارش اب آہستہ ہو چکی تھی اور بالکل مدھم سروں میں اس کی آواز گونج رہی تھی۔

اپنی سوچوں سے تنگ آ کر مصفرہ کچن میں چائے بنانے کی غرض سے آئی تھی۔

رات تو یونہی کٹنی تھی تو کیوں نا موسم کا لطف اٹھاتے ہوئے چائے پی لی جائے۔ چائے کا پانی چولہے پر چڑھا کر جس وقت وہ مڑنے لگی تو حماس کچن میں داخل ہوا تھا۔

"آج کیا سب کو نیند نہیں آ رہی؟"

مصفرہ نے اسے جاگا ہوا دیکھ کر کہا تھا۔

"نہیں میں سویا ہوا تھا لیکن اتنی شدید بھوک لگ رہی تھی کہ اٹھ بیٹھا ہوں۔یوں لگ رہا چوہے اور اس کا خاندان میرے پیٹ کے اندر ناچ ناچ کر اس کی در و دیوار ہلا ڈالیں گے۔"

حماس کی بات پر مصفرہ ہنس دی تھی۔

"تم بیٹھو میں کھانا گرم کر دیتی ہوں تمہیں۔"

مصفرہ نے پیش کش کی تھی۔

"ارے نہیں تم بیٹھو تمہارا پاؤں نہیں ٹھیک۔میں کر لیتا ہوں گرم۔"

حماس نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا گئی۔

"دوائی کھائی تھی میں نے۔اب درد محسوس نہیں ہو رہی۔میں اپنی چائے بنا رہی ہوں تو کھانا بس فریج سے نکال کر اوون میں رکھتے ہوئے میں بالکل زخمی نہیں ہوں گی،یقین کرو۔"

مصفرہ نے فریج کا دروازہ کھولتے ہوئے اسے مسکرا کر جوابا کہا تھا۔وہ بھی مسکرا کر بس اسے دیکھنے لگا جو کھانا ایک پلیٹ میں نکال کر اوون میں رکھ رہی تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟"

مصفرہ نے اسے خود کی جانب حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پایا تو بولا۔۔

"یہ سوچ رہا ہوں کہ میری کوئی بڑی بہن ہوتی تو شاید وہ تمہارے جیسی ہوتی۔"

مصفرہ اس کی بات سن کر مسکرا دی اور چائے کے قہوے میں دودھ ڈال دیا۔

"وہ کیسے؟"

اس کے سوال پر حماس بولنا شروع ہوا۔

"تمہارا اور براق کا ایٹی ٹیوڈ بالکل ایک جیسا ہے۔بلکہ یوں سمجھو تم اس کا فی میل ورژن ہو۔"

اس کی بات سن کر مصفرہ ہنس دی تھی۔

"کچھ بھی؟"

وہ ہنستے ہوئے اس کا کھانا اوون سے نکال کر اس کے سامنے رکھ گئی تھی۔گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سوچو کتنا مزہ آتا اگر تم واقعی میری بہن ہوتی تو۔ میں بہت اچھا بھائی ثابت ہوتا۔ تمہیں گھمانے بھی لے کر جاتا۔ ہم مل کر گھڑ سواری بھی کرتے۔ تمہارے لیے ہر روز آئس کریم اور سنیکس بھی لاتا۔ ہم مل کر شوٹنگ سنٹر جاتے۔ دونوں مل کر پنگے کرتے اور براق سے ڈانٹ کھاتے اور تم ہم دونوں کے لیے سٹینڈ لیتی۔ واؤ۔ کتنے مزے کی زندگی ہوتی۔"

وہ بولتا جارہا تھا اور مصفرہ اس کی باتیں سنتی ہنستی جارہی تھی۔

"کیا میں تمہیں اڈاپٹ کر سکتا ہوں؟"

اس کی اگلی بات پر مصفرہ کا قہقہہ کچن میں گونجا تھا۔

"میں سیریں ہوں یار۔ مجھے شدت سے بہن کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔"

وہ اس کے ہنسنے پر برا مناتے ہوئے بولا تھا اور کھانے کی پلیٹ اپنے آگے گھسیٹی تھی۔ اس کے برا ماننے پر مصفرہ پھر ہنس دی۔

"میں تم سے بڑی ہوں تو اس کا مطلب میں تمہیں اڈاپٹ کر سکتی ہوں تم مجھے نہیں۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔

"کوئی بات نہیں میں براق کو کہوں گا وہ تمہیں اڈاپٹ کرلے۔"

اس کی بات پر وہ ایک بار پھر ہنس دی تھی۔

"حماس تم نیند میں لگ رہے ہو۔بیٹا کھانا کھاؤ اور سو جاؤ۔"

مصفرہ نے اسے دیکھا تھا جو کھانے کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اس ستائیس سالہ لڑکی کو اڈاپٹ کرنے کا سوچ رہا تھا۔

"ویسے کیا میں تمہیں اپنے چھوٹے بھائی کی حیثیت سے قبول ہوں؟"

وہ جیسے ایک نئے رخ سے سوچتے ہوئے پوچھ رہا تھا کہ عایہ وہ اسے بھائی قبول ہی نہ کرے۔وہ اپنی کچھ لمحے بنی بہن کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔

"ہاں کیوں نہیں۔میرا بھی اگر بھائی ہوتا تو وہ تمہارے جیسا ہوتا۔زندگی سے بھرپور کیونکہ اس کی آپی اس پر آنچ تک نہ آنے دیتی۔"

مصفرہ نے مسکرا کر کہا تھا اور پین میں ابلتی چائے کو ہلایا تھا۔اس کے چہرے پر اب کی بار آسودہ مسکراہٹ تھی۔

"لیکن میں تمہیں آپی نہیں کہوں گا۔یونو وہ دوستی والی چیز پھر ختم ہو جاتی ہے۔اور میں اپنی بہن سے دوستوں والا رشتہ رکھنا چاہتا ہوں۔"

حماس نے نوالہ منہ میں رکھتے ہوئے کہا تھا۔وہ بہت ایکسائیٹڈ لگ رہا تھا اس نئے رشتے کے لیے۔

"مطلب تم ایک تیر سے دو نشانے کر رہے ہو؟دوست بھی اور بہن بھی۔"

مصفرہ نے چائے کپ میں انڈیلتے ہوئے تجزیہ پیش کیا تھا۔

"ہاں کہہ سکتی ہو۔ویسے میں نے پوچھا نہیں،تم اتنی رات کو کیوں جاگ رہی ہو؟"

وہ کھانے سے ہاتھ روک کر اسے دیکھ رہا تھا جو اب سنک میں پین رکھے اس پر پانی ڈال رہی تھی۔اس کی بات سن کر وہ نل بند کرتی اس کی جانب مڑی تھی۔

"اگر میں تم سے ایک راز شئیر کروں تو کیا تم اسے راز رکھو گے؟"

وہ چائے کا کپ تھامے کاؤنٹر پر عین اس کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔

"ہاں وعدہ۔میں ضرور راز رکھوں گا۔"

وہ فوراً متوجہ ہوا تھا۔ مصفرہ نے کچھ لمحے اپنے ہاتھ میں تھامے مگ کو دیکھا تھا، پھر بول دیا۔

"I am suffering from insomnia.”

اس کی بات پر حماس چونکا تھا۔

"مطلب راتوں کو نیند نہ آنا وغیرہ وغیرہ؟"

اس نے کنفرم کرتے ہوئے پوچھا۔ جس پر مصفرہ نے سر ہلایا۔

"کب سے؟"

حماس کے لہجے میں پریشانی گھل گئی۔

"جب سولہ سال کی تھی، تب سے۔"

مصفرہ کی نظروں کے سامنے وہ رات گزر گئی جس کے بعد اس کو کبھی رات میں نیند نہیں آپائی تھی۔ میٹرک کی فیئرویل کی رات۔ اس نے آنکھیں موند کر دوبارہ کھولیں تو وہ کمپوز ہو چکی تھی۔

"تو تم میڈیسن یوز نہیں کرتی کوئی؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کرتی ہوں۔وہ ختم ہو گئی ہے تین دن سے۔"

مصفرہ نے کہتے ہوئے چائے کا گھونٹ بھرا تھا۔

"تم نے منگوائی کیوں نہیں؟"

"تمہارے بھائی کو اپنا یہ راز نہیں تھی بتانا چاہتی۔"

مصفرہ نے آنکھ دبا کر مسکراتے ہوئے کہا تھا وہ بھی سر جھٹک کر ہنس دیا بالکل اپنے بھائی کی طرح۔

"مجھے پرسکرپیشن والی پرچی دے دینا میں لا دوں گا۔"

مصفرہ نے کاؤنٹر پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا تھا اور اس کے کور کے پیچھے سے ایک پرچی نکال کر اس کی جانب بڑھائی۔حماس نے پرچی کھول کر نام پڑھا تھا۔

"Tab. Alprazolam 0.5mg?"

مصفرہ نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے اپنا مگ دوبارہ تھام لیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں کل لا دوں گا۔"

حماس نے مسکرا کر بولا تو وہ بھی شکریہ ادا کر گئی۔

"میں نے پہلی بار یہ بات کسی کو بتائی ہے۔"

وہ کچن سے نکلتے ہوئے دوبارہ بولی تھی۔

"یقین کرو یہ آخری بار نہیں ہو گا۔"

وہ بھی مسکرا کر کھانا ختم کرتا کچن سے نکل گیا تھا۔ مصفرہ کھڑکی کے سامنے اپنی سابقہ جگہ پر جا بیٹھی تھی اور بارش کی بوندا باندی کا منظر دیکھتے ہوئے اپنے ماضی کے کسی اوراق میں کھو گئی تھی۔

کتنے خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو بستر پر گرتے ہیں اور سو جاتے ہیں۔ ایک وہ تھی جس پر کسی نے بد دعا دے دی تھی شاید کہ نیند اس سے دور رہے۔ دو راتوں سے مسلسل وہ جاگ رہی تھی۔ اور آج کی رات بھی اسے معلوم تھا وہ جاگنے والی تھی۔

کہیں کسی روز یوں بھی ہوتا

ہماری حالت تمہاری ہوتی

جو رات ہم نے گزاری مر کے !!

وہ رات تم نے گزاری ہوتی۔۔

==========

www.novelsclubb.com